إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ساعات سعید و اوقات حمید

رسالہ عجالہ نافع و مفید موسوم بہ

حقیقت مذہب شیعہ

حصہ اوّل و دوئم

مؤلفہ

خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی قادری سہروردی

از خلفائے حضرت سلطان باہو قدس سرہ

حسب فرمائش مرزا ظہور الدین خان وزیر آباد پنجاب

(منظور عام پریس لاہور سٹریٹ پیسہ اخبار باہتمام ایم محمد حسین پرنٹر)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمہید

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ خَیۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ه **اَمَّا بَعۡدُ** خادم شریعت فرقہ شیعہ کے کچھ مسائل اعتقادیہ و عملیہ ہدیہ ناظرین کرتا ہے تاکہ ہر ایک صاحب عقل و علم کو پتہ لگ جائے کہ اس مذہب کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اور انکا اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ دین رحمہم اللہ اور قرآن کریم اور انبیاء علیہم السلام پر کس وزن کا ایمان ہے اور نیز یہ بھی پتہ لگ جائے کہ ان لوگوں نے بزرگان دین پر کیا کیا بہتان باندھے اور کیا کیا سلوک کئے ہیں۔ اور پھر جسطرح انہوں نے عبد اللہ بن سبا یہودی کی پیروی کرکے اپنے مومن کامل اور فرقہ ناجی ہونے کا دعویٰ کیا ہے پبلک پر روشن کر دیا جائے۔ اور باوجود ان باتوں کے مذہب حقہ حنفیہ پر بیجا گھنونے... اعتراضات کرکے انکو شائع کیا جیسا کہ مولوی احمد شاہ و مرزا احمد علی و سید علی حائری لاہوری نے آجکل ... ہے۔ اور اسبات پر زور دیکر اپنا دلی مقصود پورا کر رہے ہیں۔ کہ اصحاب ثلاثہ کی فضائل اور انکی خلافت راشدہ کا ثبوت جو آفتاب نصف النہار سے بھی بڑھکر تاباں ہیں مٹائیں اور اپنے اباطیل اور خود ساختہ خلافت بلا فصل ہر طرح طرح ملمع چڑھا کر لوگوں کو دام تزویر میں پھنسائیں چنانچہ آجکل بھی ایک نئے شیعہ صاحب **نعمت اللہ جان نامی** بنگلہ ایوب شاہ **لاہور سے ڈینگے** مار کر اشتہار شائع کیا ہے جس میں قسم قسم کے جھوٹے اور سراسر لغو اعتراضات مذہب حقہ حنفیہ پر باندھکر اپنے دل کو ارمان نکالا ہے حالانکہ مذہب حقہ حنفیہ کے علماء کیطرف سے مکرر سہ کرر ان لوگوں کی ڈینگوں کا کھنڈن بھی ہو چکا ہے۔ مگر یہ لوگ باز نہیں آتے چنانچہ اس نئے شیعہ نے بدیں عنوان اشتہار دیا ہے کہ **میں شیعہ کیوں ہوا ؟**

جواب۔ آپ اسواسطے شیعہ ہوئے کہ آپکو ثواب و فضائل متعہ[1] جسکے کرنے سے رتبہ امام حسن رضؓ و امام حسینؓ و حضرت علیؓ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ملتا ہے۔ اور مسئلہ وطی فی الدبر و بوسہ لینے فرج عورت وغیرہ کے اشتیاق نے اسقدر زور دیا کہ آپ شیعہ ہو گئے اور سمجھ اور عقل کو خیر باد کہکر مذہب حقہ حنفیہ کی ترک کی۔ اب ہم بھی اس بات پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ حقیقت مذہب شیعہ کا نمبر وار پبلک پر روشن کریں اور دکھائیں کہ انکی کتابوں میں کیسے کیسے خرافات بھرے ہیں۔ جنپر شیعہ مذہب کا عمل ہے۔ **خادم شریعت محمد نظام الدین حنفی وزیر آباد**

[1] دیکھو کتاب برہان المتعہ تصنیف ابو القاسم ... التقیس صفحہ

بیان اس امر کا کہ شیعان کا اس قرآن مجید موجودہ پر ایمان کس وزن کا ہے۔

تمام کتب معتبر شیعان متقدمین و متاخرین اسبات کے قائل ہیں کہ یہ قرآن مجید موجودہ جس کے جامع امیر المؤمنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اسمیں ہر طرح کی تحریف ہو چکی ہے۔ اور اسپر تقیہ کی صورت میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ یہ ہر طرح سے غلط ہے۔ اور بعض شیعہ صاحبان تقیہ سے اسکی صحت کے قائل بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن انکا قائل ہونا بمقابلہ متقدمین شیعان کے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا کیونکہ وہ طبقہ اولیٰ کے لوگ تھے چنانچہ کتاب کافی کلینی فضل القرآن صفحہ ۶۷۱ مطبوعہ نولکشور۔ عن ہشامِ بن سالمٍ اَبی عَبدِ اللہِ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ القُرآنَ الَّذِی جَآءَ بِہٖ جِبرَئِیلُ عَلَیہِ السَّلَامُ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَبعَۃَ عَشَرَ اَلفَ اٰیَۃٍ (ترجمہ) ہشام بن سالم روایت کرتے ہیں۔ کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ جبرئیل جو قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس لائے تھے۔ اسمیں سترہ ہزار آیات تھیں الخ اور قران مجید موجودہ میں تو صرف چھ ہزار اور کئی سو آئتیں ہیں اور موافق روایت شیعہ کے اس حساب سے دو تہائی قرآن ساقط ہے۔

روایت نمبر ۲ عن احمد بن مُحَمَّدِ بنِ اَبِی نَصرٍ قَالَ دَفَعَ اِلَیَّ اَبُو الحَسَنِ عَلَیہِ السَّلَامُ مُصحَفًا وَقَالَ لَا تَنظُر فِیہِ فَفَتَحتُہٗ وَقَرَأتُ فِیہِ لَم یَکُنِ الَّذِینَ کَفَرُوا فَوَجَدتُ فِیہَا اسمَ سَبعِینَ رَجُلًا مِّن قُرَیشٍ بِاَسمَآئِہِم وَاَسمَآءِ اٰبَآئِہِم قَالَ فَبَعَثَ اِلَیَّ اِبعَث اِلَیَّ بِالمُصحَفِ الخ صفحہ ۶۷۰ ترجمہ احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ مجھے ایک قرآن حضرت امام رضا علیہ السلام نے دیا۔ اور حکم دیا کہ اس سے نقل مت کرنا سو میں نے اس کو کھولا اور سورہ لم یکن الذین کفروا۔ تلاوت کی اس سورۃ میں ستر قریشیوں کے نام مع ولدیت پائے۔ پس امام صاحب نے کہلا بھیجا۔ کہ وہ قرآن مجھے واپس بھیج دو الخ

روایت نمبر ۳۔ ملا باقر مجلسی حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۴۴ مطبوعہ نولکشور میں اسطور لکھتے ہیں۔ کہ در احادیث وارد شدہ کہ ثلث قرآن در فضائل ایشان اہلبیت است ثلثی در مثالب دشمنان ایشان و در بعضے از روایات ربع وارد شدہ۔ اور اسی کے قریب صاحب

کہ اما قرآن را بسیار تحریف کردند و تغیر دادند۔

کلینی اصول کافی صـــ ۲۶۹ نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

روایت نمبر ۴۔ کتاب اصول کافی شیعہ صـــ ۲۶۴ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نزل جبرائیل علیہ السلام علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھذہ الآیۃ ھکذا یا ایھا الذین اوتوا الکتب اٰمنوا بما نزلنا فی علی نورا مبینا پس اس قرآن موجودہ میں یہ نام نہیں ملتا

روایت نمبر ۵۔ کتاب اصول کافی شیعہ صـــ ۲۶۳ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل من یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزا عظیما ھکذا انزلت الخ یعنی یہ آیت اس طرح نازل ہوئی۔ لیکن اس قرآن میں فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ ہرگز نہیں ہے۔

روایت نمبر ۶ کتاب شیعہ اصول کافی کلینی صـــ ۲۶۳ عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ ولقد عھدنا الی اٰدم من قبل کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم فنسی ھکذا واللہ انزلت علی محمد صلی اللہ وعلیٰ آلہ وسلم الخ پس حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت اس طرح پر نازل ہوئی لیکن اس قرآن موجودہ میں اب کلمات فی محمد وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ذریتھم نہیں ہے۔

روایت نمبر ۷ اصول کافی صـــ ۲۶۴ عن جابر قال نزل جبرائیل بھذہ الآیۃ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ھکذا ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فی علی فاتوا بسورۃ من مثلہ الخ اس قرآن میں علی کا نام نہیں ہے۔

روایت نمبر ۸ اصول کافی صـــ ۲۶۶ امام جعفر علیہ السلام قسم اٹھا کر کہتے ہیں۔ کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی۔ وہو ہذا +

عن بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ سال سائل بعذاب واقع للکافرین بولایۃ علی لیس لہ دافع ثم قال ھکذا واللہ نزل بھا جبرئیل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الخ اس قرآن میں لفظ بولایۃ علی موجود نہیں ہے۔

روایت نمبر ۹ کتاب اصول کافی صـــ ۲۶۸ عن حمزۃ عمن اخبرہ قال قرأ رجل

عِنۡدَ اَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَرَسُوۡلُہٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ فَقَالَ لَیۡسَ ھٰکَذَا ھِیَ اِنَّمَا ھِیَ وَالۡمَامُوۡنُوۡنَ فَنَحۡنُ الۡمَامُوۡنُوۡنَ الخ۔

یعنی امام صاحب کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمۡ وَرَسُوۡلُہٗ ہ پڑھی امام صاحب نے فرمایا اسطرح نہیں بلکہ یوں ہے المامونونَ اور مامونون ہم لوگ ہیں۔ پس یہاں بھی تحریف ثابت ہوئی ۔

اور کتاب فروع کافی روضہ صـ ۲۵ میں لکھا ہے۔ کہ راوی ابو بصیر نے امام جعفر علیہ السّلام سے کہا کہ قول خداوند کریم ھٰذَا کِتَابُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ یعنی ہمارا تحریر شدہ الصحابہ ان پر برخلاف گواہی دیتا ہے۔ امام نے فرمایا نوشتہ تو بات کر ہی نہیں سکتا اور نہ ہی کبھی ناطق ہوگا۔ ہاں الحضور علیہ السلام نوشتہ کے ساتھ گویا ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ھٰذَا کِتَابُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ الخ ابو بصیر نے کہا کہ یا حضرت اسکو اسطرح پر نہیں پڑھتے۔ جواباً امام صاحب نے فرمایا خدا کی قسم حضرت جبرئیل علیہ السّلام اسکو اسی طرح لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوئے تھے۔ لیکن یہ کتاب اللہ ان مقامات سے تحریف کردی گئی ہے الخ اصل عبارت یہ ہے۔ عَنۡ اَبِیۡ بَصِیۡرٍ عَنۡ اَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قَالَ قُلۡتُ لَہٗ قَوۡلُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ھٰذَا کِتَابُنَا یَنۡطِقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ قَالَ فَقَالَ اِنَّ الۡکِتَابَ لَمۡ یَنۡطِقۡ وَلَنۡ یَنۡطِقَ وَلٰکِنۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ ھُوَ النَّاطِقُ بِالۡکِتَابِ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ ذِکۡرُہٗ ھٰذَا کِتَابُنَا یُنۡطَقُ عَلَیۡکُمۡ بِالۡحَقِّ قَالَ قُلۡتُ جُعِلۡتُ فِدَاکَ اِنَّا لَا نَقۡرَاُھَا ھٰکَذَا فَقَالَ ھٰکَذَا وَاللّٰہِ نَزَلَ بِہٖ جِبۡرَئِیۡلُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَلٰکِنَّہٗ فِیۡمَا حُرِّفَ مِنۡ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ الخ اور اسی کتاب فروع کافی یعنی روضہ صـ ۶۱ میں ہے۔ کہ امام موسیٰ رضا علیہ السّلام نے اپنے مرید سویہ کو بطور نصیحت جواباً قید خانہ میں بایں مضمون خط لکھا اور فرمایا۔ وَلَا تَلۡتَمِسۡ دِیۡنَ مَنۡ لَّیۡسَ لَہٗ مِنۡ شِیۡعَتِکَ وَلَا تُحِبَّنَّ دِیۡنَھُمۡ فَاِنَّھُمُ الۡخَائِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ خَانُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ وَخَانُوۡا اَمَانَاتِھِمۡ وَتَدۡرِیۡ مَا خَانُوۡا اَمَانَاتِھِمۡ اِئۡتُمِنُوۡا عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ فَحَرَّفُوۡہُ وَبَدَّلُوۡہُ الخ

یعنی تو ان کا دین تلاش مت کر جو لوگ تیرے شیعوں میں نہیں ہیں۔ اور نہ ہی تو انکے دین کی محبت کر

کیونکہ وہ لوگ خیانت کرنے والے ہیں جن لوگوں نے خدا رسول کی خیانت کی اور اپنی امانتوں میں بھی خیانت کی۔ کیا تجھے معلوم ہے۔ کہ کس طرح امانتوں میں خیانت کی وہ خدا کی کتاب پر امین بنائے گئے تھے۔ پس انہوں نے خدا کی کتاب کو تحریف کردیا اور بدلا ڈالا الخ۔

اور کتاب حیات القلوب شیعہ جلد سوم پر اس قرآن مجید موجودہ کی تحریف پر علامہ باقر مجلسی نے بہت دلائل تحریر کئے ہیں۔ اور ثابت کردیا ہے۔ کہ یہ قرآن ناقص ہے۔ اور مرزا احمد علی صاحب شیعہ لاہوری امرتسری نے اپنی کتاب الانصاف صفحہ ۱۴۵ و ۱۴۶ میں لکھا ہے۔ کہ یہ قرآن نہایت غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ اور ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں وھو ہذا۔ حضرت عثمان کا قرآن کی نقلوں کو پھیلانا مسلّم لیکن یہی ترتیب قرآن انکی غفلت از اسلام طشت ازبام کرتی ہے۔ اگر وہ حضرت علی کے جمع شدہ قرآن کو رائج کرتے تو ان پر کوئی الزام عائد نہ ہوتا۔ ہم نمونہ کے طور پر اس ترتیب کی چند غلطیوں کی ظاہر کرتے ہیں۔ اِنَّ هٰذٰانِ لَسٰاحِرَانِ موجودہ صرف نحو کے لحاظ سے غلط ہے۔ اور اسی صفحہ ۱۴۶ سطر ۲۰ پر بھی بڑی دلیری سے لکھدیا ہے۔ کہ ایسا قرآن تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ اور کتاب اصول کافی صفحہ ۱۴۶ میں دربارہ مصحف فاطمہ کے یوں لکھا ہے۔ وَاِنَّ عِنْدَنَا الْمُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ مُصْحَفٌ فِيْهِ مِثْلُ قُرْاٰنِكُمْ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ مِنْ قُرْاٰنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ الخ ترجمہ ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہ السلام کا ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا ہے۔ کیا وہ صحیفہ ہے۔ کہ اسمیں تمہارے اس قرآن سے دوچند زیادتی ہے۔ اور قسم خدا تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اسمیں نہیں ہے اور اسی صفحہ میں ہے کہ وہ مصحف جامع ستر گز لمبا تھا جسمیں تمام حلال و حرام کا بیان تھا۔ اور حق الیقین میں ہے کہ وہ قرآن امام مہدی علیہ السلام کے پاس ہے جو کہ غار میں لیکر بیٹھا ہے۔ بروز قیامت ظہور فرمائیگا پہلے اسکے حضرت علی نے فرمایا کہ تمہیں یہ قرآن نظر نہیں آئیگا۔

پس اب ناظرین نعمت اللہ جان نئے شیعہ صاحب سے دریافت کریں۔ کہ جب ان روایات معتبر کتب شیعہ سے یہ قرآن مجید موجودہ صحیح اور درست نہیں بلکہ باقوال آئمہ دین متقدمین شیعان کے تحریف شدہ ہے۔ تو پھر تمہارے پاس کون سی کتاب کامل اور صحیح قابل عمل ہے۔

جسپر تمہارا ایمان ہے وہ مہربانی کرکے دکھائیں۔ ورنہ ان روایات کو ملاحظہ فرما کر مطابق انہی کے شیعان کا ایمان اس قرآن مجید موجودہ پر ثابت کریں۔

علامہ حائری مجتہد شیعہ لاہوری کے کئی بہانوں کی محنت کا دربارۂ تحریف قرآن مجید کے ہماری طرف سے جواب

حضرات شیعان پاک کے مجتہد علامہ سید علی حائری نے ایک سالہ موعظہ تحریف قرآن برائے قائم کرنے اپنی فوج کے شائع کیا ہے۔ اور بڑے زور شور سے بحوالہ تفسیر اتقان درمنثور وغیرہ کتب اہل سنت والجماعت کے ثابت کیا ہے۔ کہ سنّی لوگ قرآن مجید موجودہ کی تحریف کے قائل ہیں۔ ہم لوگ تحریف قرآن کے قائل نہیں محض ہمپر یہ بہتان ہے۔ ہائے افسوس سید علی حائری صاحب دعویٰ تو مجتہد العصر والزمان و سلطان المحدثین صدر المفسرین و شمس العلماء و خیر الانام کا کریں اور کہلائیں اور پتہ اتنا بھی نہیں۔ کہ تحریف و تنسیخ میں کیا فرق ہوتا ہے۔ اور اہل سنّت والجماعت منسوخ التلاوت کے قائل ہیں۔ یا تحریف قرآن کے۔ حضرت مجتہد العصر صاحب جی آنکھیں کھولئے اور کانوں میں سے روئی نکالئے اور سنئے علمائے اہل سنّت والجماعت بعض آیات منسوخ التلاوت کے قائل ہیں جو کہ آنحضور علیہ السلام کے سامنے منسوخ التلاوت ہو چکی تھیں۔ جنکے خود شیعان پاک بھی قائل ہیں۔ دیکھو تفسیر امام حسن عسکری و تفسیر عمدۃ البیان جلد اول زیر آیت مَا ننسخ صـ۲۴ـ میں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم چند آیات مجھے یاد تھیں انکو میں نماز تہجد میں پڑھتا تھا کل کی رات وہ آیات مجھے فراموش ہوگئیں ہرچند چاہتا ہوں کہ یاد آئیں لیکن یاد نہیں آتیں۔ اور دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا اسنے بھی یہی عرض کی۔ حضرت نے فرمایا خدا تعالیٰ نے ان آیات کو منسوخ کیا اور جس آیت کو خدا تعالیٰ منسوخ کرتا ہے اسکو یاد سے بھلا دیتا ہے الخ۔ اب مجتہد العصر صاحب ذرا انصاف سے فرمائیں کہ جو علمائے اہلسنت نے بیان کیا ہے۔ وہ منسوخ التلاوت کا ہے یا تحریف قرآن کا

۵ بے سوچے ڈینگ مارنا جاہل کا کام ہے۔ مُنہ تکیا اڑانے پہ رہنا مدام ہے۔

لو اب ہم دعوئی سے کہتے ہیں۔ کہ اگر آپ کسی معتبر کتاب سے ہمیں دکھا دیں کہ اہل سنّت و الجماعت آنحضور صلعم کے انتقال کے بعد تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ہو چکے ہیں۔ اور یہ قرآن مجید موجود تحریف شدہ ہے قابل عمل نہیں۔ تو خادم شریعت آپکے مذہب کو اختیار کرلیگا۔ لیکن یہ آپ کبھی قیامت تک بھی نہیں دکھا سکینگے۔ باقی ذکر جلد دوم میں انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ فقط

مختصر فہرست عقائد و مسائل شیعان پاک بطور نمونہ۔

عقیدہ ۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ خداوند کریم کو بدا[1] ہو جاتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کبھی جاہل ہو جاتا ہے یعنی جس کو انجام کی خبر نہ رہتی ہو۔ اصول کافی صفحہ ۸۶ سطر ۶ و صفحہ ۴۰ ۲ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاعَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِی الْقَوْلِ بِالْبَدْءِ مِنَ الْاَجْرِ مَا افْتَرُوْا عَنِ الْکَلَامِ فِیْهِ راوی کہتا ہے۔ کہ حضرت امام جعفر علیہ السّلام نے فرمایا۔ کہ اگر لوگوں کو پتہ ہوتا کہ بدا کے مسئلہ کو بیان کرنیسے کسقدر اجر ملتا ہے۔ تو اسکے بیان کرنیسے لوگ کبھی سستی نہ کرتے۔

عقیدہ ۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ تمام نبیوں نے خداوند کریم کے بدا یعنی جاہل ہونیکا اقرار کیا ہے اصول کافی کلینی صفحہ ۸۶ سطر ۱۴ عَنِ الرِّضَاءِ یَقُوْلُ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا قَطُّ اِلَّا بِتَحْرِیْمِ الْخَمْرِ وَاَنْ یُقِرَّ لِلّٰهِ بِالْبَدَاءِ۔

عقیدہ ۳ کہ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ انبیاء و ائمہ طاہرین جھوٹ بولا کرتے تھے اصول کافی

---

[1] صاحب کافی کلینی نے لکھا ہے کہ امام نقی کے بعد پھر خداوند کریم کو زبردست بدا ہوا جیسا کہ حضرت اسمٰعیل کے بارہ میں ہوا تھا۔ اور اسی کتاب میں مسطور ہے۔ کہ کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے بدا کا اقرار نہ کیا ہو۔ دیکھو صفحہ ۸۶ اور کتاب احتجاج صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ خدا کو بدا ہوتا ہے تو آپ نے جواباً فرمایا کہ بدا اسکو ہوتا ہے جسکو انجام کی خبر نہ ہو اور غلطیاں ظہور میں آئیں اور رسالہ رد اثنا عشری میں لکھا ہے۔ کہ امام جعفر علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسمٰعیل کو امام بنایا تھا پھر اسکے پیچھے خدا کی رائے بدل گئی تو اسکے عوض موسیٰ کو امام بنا دیا اور خدا کو بدا ہوا۔ اور علاوہ اسکے خود شیعوں کے مجتہد اعظم دلدار علی کتاب اساس الاصول صفحہ ۲۱۹ میں عاجز ہو کر بایں طور لکھتے ہیں اِعْلَمْ اَنَّ الْبَدَاءَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَقُوْلَ بِهٖ اَحَدٌ لِاَنَّهٗ یَلْزَمُ مِنْهُ اَنْ یَتَّصِفَ الْبَارِیْ تَعَالٰی بِالْجَهْلِ کَمَا لَا یَخْفٰی یعنے جاننا چاہئے۔ کہ بدا کا مسئلہ اس قابل نہیں کہ کوئی شخص اسکا قائل ہو

صفحہ ۴۸۴ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلتَّقِیَّۃُ مِنْ دِیْنِیْ وَدِیْنِ اٰبَائِیْ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ
یعنی فرمایا امام جعفر علیہ السلام نے کہ تقیہ میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے جو شخص تقیہ نہ کرے
وہ بے ایمان ہے اس عبارت سے معلوم ہوا کہ شیعہ مذہب میں جھوٹ بولنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ جو نہ
بولے۔ وہ بے ایمان بے دین ہے۔

عقیدہ ع۴ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تقیہ^له^ یعنی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے دین سے ہے۔ اسلیئے حضرت
یوسف و ابراہیم علیہما السلام نے جھوٹ بولا تھا۔ اصول کافی صفحہ ۴۸۳ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ
عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلتَّقِیَّۃُ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ قُلْتُ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ
وَلَقَدْ قَالَ یُوْسُفُ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ وَاللّٰہِ مَا کَانُوْا سَرَقُوْا شَیْئًا وَلَقَدْ قَالَ
اِبْرَاھِیْمُ اِنِّیْ سَقِیْمٌ وَاللّٰہِ مَا کَانَ سَقِیْمًا ترجمہ بصیر کہتا ہے کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا
کہ تقیہ اللہ کے دین سے ہے میں نے کہا کیا اللہ کے دین سے ہے امام صاحب نے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم
اللہ کے دین سے ہے کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قافلہ والوں کو کہا۔ کہ تم چور ہو خدا کی قسم حالانکہ انہو
نے کچھ بھی چرایا نہ تھا۔ اور تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں بیمار ہوں۔ حالانکہ خداوند کریم کی قسم وہ
بالکل بیمار نہ تھے پس اس حدیث سے صاف معلوم ہو گیا ہے۔ کہ تقیہ کے معنی جھوٹ بولنے کے ہیں۔
کیونکہ ایک شخص نے چوری نہیں کی۔ اُس کو چور کہا گیا اور ایک شخص بیمار نہ تھا اس نے اپنے آپ کو
بیمار کہدیا۔ اور امام نے فرمایا۔ بداء تقیہ ہے الخ۔

عقیدہ ع۵ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ اصول کفر کے تین ہیں جن سے ایک کفر آدم علیہ السلام پر
بھی عائد ہوا۔ لہذا وہ بھی فاسق ہوئے۔ اصول کافی صفحہ ۵۱۷ سطر ۷ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اُصُوْلُ الْکُفْرِ ثَلَاثَۃٌ اَلْحِرْصُ وَالْاِسْتِکْبَارُ وَالْحَسَدُ اَمَّا الْحِرْصُ فَاِنَّ اٰدَمَ حِیْنَ نُھِیَ عَنِ
الشَّجَرَۃِ حَمَلَہُ الْحِرْصُ عَلٰی اَنْ اَکَلَ مِنْھَا وَاَمَّا الْاِسْتِکْبَارُ فَاِبْلِیْسُ حَیْثُ اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ
لِاٰدَمَ فَاَبٰی وَاَمَّا الْحَسَدُ فَابْنَا اٰدَمَ حَیْثُ قَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ الخ اور حیات القلوب
شیعہ میں ہے۔ کہ آدم علیہ السلام نے حسد بھی کیا تھا۔ دیکھو جلد اول الخ ؛

عقیدہ ع۶ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام اولوالعزم پیغمبر نہ تھے۔ کیونکہ
انہوں نے آل محمد کی خلافت کا اقرار نہیں کیا تھا۔ اصول کافی صفحہ ۲۶۳ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَمْرُنَا ہو ہر یہ

له تقیہ کہتے ہیں حق کے خلاف کا اظہار کرنا اور حق بات کا اخفا کرنا ۱۲

عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَوْلِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ
عَزْمًا قَالَ عَهِدْنَا اِلَيْهِ فِيْ مُحَمَّدٍ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَتَرَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ عَزْمًا الخ
مطلب یہ ہے کہ ہم نے محمد اور ان کے بعد والوں اماموں کی نسبت آدم سے عہد لیا۔ مگر انہوں
نے اس عہد کو ترک کر دیا اور ان کو اس بات کا یقین نہ آیا۔ اور اولوالعزم کو اولی العزم اسواسطے
کہتے ہیں کہ آئمہ طاہرین کی بابت جبکہ ان سے عہد لیا گیا انہوں نے یقین کر لیا۔ اس لئے ان کا
اولی العزم نام رکھا جاتا ہے۔ باقی حیات القلوب جلد اول میں ملاحظہ کریں۔

عقیدہ ۷ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم کو درجہ نبوت کا ملا ہے۔ امامت
کا نہیں ملا۔ حیات القلوب مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۱۔

عقیدہ ۸ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اولوالعزم پیغمبر صرف پانچ تھے۔ حضرت نوحؑ و حضرت
ابراہیمؑ و حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت محمد رسول اللہ علیہم السلام حیات القلوب جلد
اول صفحہ ۱۰ وحق الیقین صفحہ ۲۸

عقیدہ ۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے بغیر عقد اور مہر کے
عورت مومنہ حلال تھی جس سے چاہیں تن بخشی کریں۔ کتاب حق الیقین اردو صفحہ ۱۲۴
وحیات القلوب جلد دوم صفحہ ۸۱۴ و صفحہ ۹۲۷

عقد بلفظ بخشیدن بر حضرت مباح بود کہ زن کہ خود را با نحضرت بخشید و بر دیگران نیست بر
زن کہ آنحضرت را رغبت بنکاح او مینمود۔ و اگر بے شوہر بود۔ اجابت انحضرت برو واجب بود
اگر شوہر دارد بر شوہر واجب مے شود۔ کہ طلاق او بگوئد الخ۔

عقیدہ ۱۰ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ بغداد شریف امام مہدی کے زمانہ میں غضب و
لعنت کا مقام ہوگا۔ (نعوذ باللہ) حق الیقین اردو صفحہ ۲۲۴

عقیدہ ۱۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے۔ تو آنحضور علیہ السلام
کی نبوت ظاہر نہ ہوتی۔ تبیان الشیعہ بحوالہ مقام الحق شیعہ ص ۶۳ وحیات المسلمین۔

عقیدہ ۱۲ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ جو کلمہ شریف عرش معلی پر لکھا ہوا تھا۔ وہ یہ ہے۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَيَّدْنَاهُ بِعَلِيٍّ ۔ انوار الہدی صفحہ ۸۲

عقیدہ ۱۳؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ شیعہ حضرت علی کو خدا بھی مانتے ہیں اور بعض پیغمبر مانتے ہیں دیکھو حق الیقین اردو صفحہ ۳۲ و تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۴۹ و تذکرۃ الائمہ ایران ۹۱۸

عقیدہ ۱۴؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ ائمہ دین کی صورت میں اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا۔ اور آئمہ طاہرین میں حلول کرلیا۔ لیکن یہ فعل غالی شیعوں کا عقیدہ ہے حق الیقین اردو صفحہ ۱۹

عقیدہ ۱۵؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ حضرت علی کی تصویر بنانی درست ہے حق الیقین صفحہ ۱۷۵

عقیدہ ۱۶؎ بعض غالی شیعہ ائمہ طاہرین کو خدا جانتے ہیں اور رسول خدا سے بہتر جانتے ہیں حق الیقین صفحہ ۷۸۱

عقیدہ ۱۷؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و آئمہ طاہرین ملکر بعض روحیں قبض کرتے ہیں۔ حق الیقین صفحہ ۷۹۶

عقیدہ ۱۸؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے رات معراج میں خدا کے ساتھ کھانا کھایا۔ انوار الہدی صفحہ ۸۷ مطبوعہ یوسفی دہلی۔

عقیدہ ۱۹؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ خداوند کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے علی کی آواز و زبان سے باتیں کیں۔ تفسیر صافی ذیل آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ الخ حیات القلوب۔

عقیدہ ۲۰؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علی تمام آئمہ طاہرین و جمیع انبیاء علیہم السّلام سے افضل ہیں۔ حق الیقین صفحہ ۸۵ یہ عقیدہ اکثر شیعہ کا ہے۔

عقیدہ ۲۱؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ علی علیہ السّلام کی امامت انبیاء کی نبوت سے افضل ہے۔ اور نبوت کا درجہ امامت کی درجہ سے ناقص ہے اصول کافی صفحہ ۱۰۱

عقیدہ ۲۲؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ منصب علی منصب خدا ہے۔ تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم صفحہ ۳۲۳ و تاریخ الاسلام صفحہ ۵۲ و ۵۳

عقیدہ ۲۳؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مرنا و جینا اختیار آئمہ طاہرین علیہم السّلام کے ہے جب چاہیں مریں۔ اصول کافی صفحہ ۱۵۸

عقیدہ ۲۴؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ تمام امور دنیا کے آئمہ دین علیہم السّلام کے سپرد کئے گئے ہیں۔ اصول کافی صفحہ ۲۷۸

عقیدہ ۲۵؎ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ حق امر ظاہر کرنا جائز نہیں جو حق امر ظاہر کریگا

اللہ تعالی اسکو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کریگا۔

عقیدہ ۲۶ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ بروز قیامت اللہ تعالےٰ کا دیدار مومنوں کو نصیب نہ ہوگا۔ کتاب تحفۃ العوام صفحہ ۳

عقیدہ ۲۷ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ غلاموں کو اپنے مرنے کی تاریخ پتہ ہے اصول کافی صفحہ ۱۵۸

عقیدہ ۲۸ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ شیعہ لوگ تمام آئمہ و علی و علیہ السّلام کو عین خدا ہونا سمجھتے ہیں۔ کتاب اصول کافی صفحہ ۸۴ سَمِعْتُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ اَنَا عَیْنُ اللّٰہِ وَاَنَا یَدُ اللّٰہِ وَاَنَا جَنْبُ اللّٰہِ وَاَنَا بَابُ اللّٰہِ الخ اور اسی صفحہ پر مسطور ہے۔ نَحْنُ بَابُ اللّٰہِ وَنَحْنُ لِسَانُ اللّٰہِ وَنَحْنُ وَجْہُ اللّٰہِ وَنَحْنُ عَیْنُ اللّٰہِ فِیْ خَلْقِہٖ الخ

عقیدہ ۲۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ قرآن مجید محرّف ہے اور غلطیوں سے بھرا ہوا ہے ایسا قرآن تو ہم خود بنا سکتے ہیں رسالہ مرزا احمد علی الانصاف و فروع کافی۔

عقیدہ ۳۰ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ وقت ضرورت حضرت علی کو برا بھلا کہنا بھی درست ہے اور خود حضرت علی علیہ السلام نے اجازت دی ہے اصول کافی صفحہ ۴۸۴ قَالَ قِیْلَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السّلام اَنَّ النَّاسَ یَرْوُوْنَ اَنَّ عَلِیًّا علیہ السّلام قَالَ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی سَبِّیْ فَسُبُّوْنِیْ ثُمَّ تُدْعَوْنَ اِلَی الْبَرَائَۃِ مِنِّیْ فَلَا تَبَرَّؤُا مِنِّیْ الخ

عقیدہ ۳۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ قرآن پڑھنے سے کافر شخص کو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اصول کافی صفحہ ۶۶۲ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السّلام قَالَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِی الْمُصْحَفِ تُخَفِّفُ الْعَذَابَ عَنِ الْوَالِدَیْنِ وَلَوْ کَانَا کَافِرَیْنِ صفحہ ۶۶۲

عقیدہ ۳۲ شیعہ مذہب میں ہے کہ جھوٹ بولنے اور امانت میں خیانت کرنے میں اور ایفاء وعدہ کا نہ کرنے سے کچھ بھی خداوند کریم کیطرف سے عتاب نہ ہوگا بشرطیکہ علیؓ کی خلافت کا قائل ہو۔ اصول کافی صفحہ ۲۳۷

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَعْفُوْرَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السّلام اِنِّیْ اُخَالِطُ النَّاسَ فَیَکْثُرُ عَجَبِیْ مِنْ اَقْوَامٍ لَا یَتَوَلَّوْنَکُمْ وَیَتَوَلَّوْنَ فُلَانًا وَفُلَانًا لَھُمْ اَمَانَۃٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ وَاَقْوَامٌ یَتَوَلَّوْنَکُمْ لَیْسَ لَھُمْ تِلْکَ الْاَمَانَۃُ وَلَا الْوَفَاءُ وَالصِّدْقُ قَالَ فَاسْتَوٰی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ علیہ السّلام جَالِسًا فَاَقْبَلَ عَلَیَّ کَالْغَضْبَانِ ثُمَّ قَالَ لَا دِیْنَ

لِمَنْ دَانَ اللّٰہَ بِوَلَایَۃِ اِمَامٍ جَائِرٍ لَیْسَ مِنَ اللّٰہِ وَلَا عَتَبٌ عَلٰی مَنْ دَانَ بِوَلَایَۃِ اِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللّٰہِ قُلْتُ لَا دِیْنَ لِاُولٰئِکَ وَلَا عَتَبٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ قَالَ نَعَمْ لَا دِیْنَ لِاُولٰئِکَ وَلَا عَتَبٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الخ اصول کافی صفحہ ۲۳۸

عَقِیْدَہ ۳۳ شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ بعض شیعہ آئمہ دین کے زمانہ میں آئمہ طاہرین کی عظمت کے منکر تھے۔ حق الیقین مترجم صفحہ ۲۱ و ۲۲

عقیدہ ۳۴ شیعہ مذہب میں لکھا ہے۔ کہ سنیوں کی نیکیاں بروز قیامت شیعوں کو دی جائینگی اور شیعونکو جنّت میں داخل کیا جاویگا۔ اور سنیوں کو دوزخ میں تفسیر امام حسن عسکری صفحہ ۵۵۳

شیعانِ پاک کی فقہ کے مسائل طیبہ۔

مسئلہ ۱ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کے بالوں کی رسّی سے پانی نکالکر وضو کرنا اور پینا جائز ہے اور درست ہے اور پشم خنزیر کی پاک ہے۔ کتاب فروع کافی کلینی جلد اول صفحہ ۴ وجلد ۲ نصف ثانی صفحہ ۱۰۳ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَبْلِ یَکُوْنُ مِنْ شَعْرِ الْخِنْزِیْرِ یُسْتَقٰی بِہِ الْمَاءُ مِنَ الْبِئْرِ ھَلْ یَتَوَضَّأُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَاءِ قَالَ لَا بَاْسَ الخ۔

مسئلہ ۲ شیعہ مذہب میں ہے کہ خنزیر کا گوشت کھانے سے کوئی حد شرعی نہیں لگتی۔ کتاب فروع کافی شیعہ ص ۱۳۱ جلد ۲

مسئلہ ۳ شیعہ مذہب میں ہے اگر چوہا یا کتا برتن روغن میں گر جائے۔ تو بیشک اس روغن کو کھا لیا جاوے۔ اسمیں کوئی خوف نہیں۔ فروع کافی کتاب شیعہ باب طعمہ جلد ۲ جزو ۲ ص ۱۰۵ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ الْفَارَۃِ وَالْکَلْبِ یَقَعُ فِی الزَّیْتِ ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْہُ حَیًّا فَقَالَ لَا بَاْسَ بِاَکْلِہٖ الخ

مسئلہ ۴ شیعہ مذہب میں خنزیر کے چمڑہ کا ڈول بنا کر کنوؤں سے پانی نکالنا درست ہے کتاب من لایحضر الفقیہ ص ۴ سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ جِلْدِ الْخِنْزِیْرِ یُجْعَلُ دَلْوًا قَالَ لَا بَاْسَ

مسئلہ ۵ شیعہ مذہب میں ہے کہ چمڑہ مردار میں پانی اور روغن اور دودھ وغیرہ رکھنا درست ہے۔ اور اس میں پانی و شیر پینا درست ہے۔ کوئی خوف نہیں۔ کتاب شیعہ من لایحضر الفقیہ ص ۴ سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ جُلُوْدِ الْمَیْتَۃِ یُجْعَلُ فِیْھَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ وَالسَّمْنُ مَا تَرٰی فِیْہِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِاَنْ یُجْعَلَ فِیْھَا مَا شِئْتَ مِنْ مَاءٍ اَوْ لَبَنٍ اَوْ سَمْنٍ

وَيُتَوَضَّاءُ مِنْهُ وَتُشْرَبُ وَلٰكِنْ لَا تُصَلِّيْ فِيْهَا الخ۔

مسئلہ ع۶ شیعہ مذہب میں ہے کہ اگر لڑکا طعام کھانیوالا کنوئیں میں پیشاب کردے۔ تو صرف تین ڈول نکالے جائیں۔ اگر ایسا نہیں تو صرف ایک ڈول کتاب من لا یحضر الفقیہ صے وَاِنْ بَالَ فِيْهَا صَبِيٌّ قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ اُسْتُقِيَ مِنْهَا ثَلٰثُ دِلَاءٍ الخ

مسئلہ ع۷ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ اگر کنوئیں میں زنبیل گوہ کی بھری ہوئی یا سرگین کی گر جاوے۔ وہ گوہ خشک ہو یا نہ ہو تو اس کنوئیں کے پانی سے وضو کرنا درست ہے کتاب من لا یحضر الفقیہ صفحہ ۵ وَاِنْ وَقَعَ فِي الْبِئْرِ زَنْبِيْلٌ مِنْ عَذِرَةٍ رَطْبَةٍ اَوْ يَابِسَةٍ اَوْ زَنْبِيْلٌ مِنْ سَرْقِيْنٍ فَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

مسئلہ ع۸ شیعہ مذہب میں ہے۔ کہ اگر کنوئیں میں گوہ پڑ جائے تو صرف دس ڈول نکالنے کافی ہیں۔ کتاب شیعہ من لا یحضر الفقیہ ص۵

مسئلہ ع۹ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ مشت زنی کرنی درست ہے کوئی خوف نہیں۔ کتاب فروع کافی ص۲۴۳ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الدَّالِكِ قَالَ نَاكِحُ نَفْسِهٖ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ ٥ جلد دوم

مسئلہ ع۱۰ شیعہ مذہب میں عورت حیض و نفاس والی اور جنبی اور جنبیہ مرد عورت کو قرآن مجید کا پڑھنا جائز اور درست ہے کوئی خوف نہیں۔ کتاب استبصار صفحہ ۵۷ و من لا یحضر الفقیہ صفحہ ۱۰ و فروع کافی صفحہ ۱۵

مسئلہ ع۱۱ شیعہ مذہب میں کتے اور خنزیر کی ہڈیاں و پشم پاک و صاف ہیں۔ سید مرتضیٰ بر آنست کہ اجزائے نجس العین کہ حس نداشتہ باشند مثل استخواں سگ و خوک طاہر است کتاب جامع عباسی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۲۰ سطر ۱۹ فصل در بیان نجاست۔

مسئلہ ع۱۲ شیعہ مذہب میں کپڑے آلودہ شدہ شراب سے نماز درست ہے۔ بقول ابن بابویہ جامع عباسی صفحہ ۲۳ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۱۴

مسئلہ ع۱۳ مذہب شیعہ میں اگر پیشاب سے بھرا ہوا ہاتھ اس میں ڈال کر ہلایا جاوے تو پانی پلید نہ ہوگا اور ہاتھ بھی پاک ہو جائیگا۔

اما اگر دست شخصے ببول آلودہ شدہ باشد و بول خشک شود آں شخص دست را در حوض فرو برد آب آں حوض نجس نشود دست آں شخص طاہر می شود و بجہت آنکہ چیزے ازاں

نجاست تغیر نیافتہ۔ جامع عباسی صـ۳۲ سطر ۱۱

مسئلہ ۱۴ شیعہ مذہب میں اگر کنوئیں میں خنزیر یا بلّی یا خرگوش یا لومڑ مر جائے۔ یا بول آدمی کا پڑ جائے تو صرف چالیس ڈول نکالنے کافی ہیں۔ اگر کنوئیں میں گوہ خشک یا چوہا مر جائے یا کتا پڑ جائے تو صرف سات ڈول نکالنے کافی ہیں۔ اور اگر خنزیر سنے برتن کو زبان سے چاٹ لیا تو اس برتن کو سات دفعہ دھونا کافی ہے۔ اور اگر نمکسار میں کتا گر کر نمک ہو جائے تو نمک پاک ہے۔ کتاب جامع عباسی صـ۳۵ و ۳۶ و ۳۸ مطبوعہ نولکشور۔

مسئلہ ۱۵ مذہب شیعہ میں اگر کتا پانی میں پڑا ہوا ور اس پانی سے کسی شخص نے ایک پیالہ بھر لیا اور اس پیالہ میں کچھ کتے کے بال نہ آئیں تو پیالہ کا پانی پاک ہے۔ باقی ماندہ پانی پلید ہے۔ جامع عباسی صـ۳۲ سطر ۱۴

مسئلہ ۱۶ شیعہ مذہب میں اگر کسی بے شبہ اپنے بیٹے کی بیوی سے صحبت کی تو صرف اسکو دو مہر دینے آتے ہیں۔ ایک بعوض دخول دوم بعوض فسخ نکاح میاں بیوی کا۔ کتاب جامع عباسی صـ۱۴۵ جلد دوم۔

مسئلہ ۱۷ شیعہ مذہب میں اگر باپ سنے ایک عورت سے نکاح کیا۔ اور اُسکی لڑکی سے اُسکے فرزند نے بھر بے شبہ زوجہ فرزند سے باپ نے وطی کر لی اور بیٹے سنے ماں سے کر لی تو اس صورت میں نصف نصف حق مہر وطی کنندگاں کو دینا پڑیگا۔ اور جس نے بیشتر کی اسکو صرف دو مہر دینے پڑینگے۔ جامع عباسی صـ۱۴۵

مسئلہ ۱۸ شیعہ مذہب میں اگر آقا سنے اپنی باندی کا نکاح غلام سے کر دیا اور پھر آقا نے اور پھر آقا نے اپنے غلام کی زوجہ باندی نکاح کردہ سے دخول کیا تو اس صورت میں بر صیغہ ..... عوض دخول غلام کو کوئی شے بطور ہدیہ دیدینی چاہیئے۔ نقل از جامع عباسی جلد ۲ صـ۱۴۵

مسئلہ ۱۹ شیعہ مذہب میں اگر سنی شیعہ ہو جاوے تو حکم اسکا حکم کفر کا ہے۔ یعنے جو حکم اصلی کافر کا ہے وہی اسکا ہے۔ نعوذ باللہ۔ جامع عباسی صـ۱۳۵ جلد اول

مسئلہ ۲۰ شیعہ مذہب میں روزہ دار کو بحالت روزہ شعروں میں تعریف ائمہ دین مقدسات علیہ السلام کی کرنی منع ہے۔ جامع عباسی صـ۱۳۵۔

مسئلہ ع۲۱ شیعہ مذہب میں منصب علی منصب خدا ہے۔ تفسیر لوامع التنزیل شیعہ پارہ دوم ص۶۲۳

مسئلہ ع۲۲ شیعہ مذہب میں سید کی لڑکی سے نکاح ہر ایک مسلمان کا درست ہے چاہے جس قوم سے ہو۔ تفسیر لوامع التنزیل شیعہ پارہ دوم ص۲۷۶ وغیرہ

مسئلہ ع۲۳ شیعہ مذہب میں طبیب کو اجنبیہ عورت کا شرمگاہ دیکھنا درست ہے۔ حق الیقین ص۲۲۴ اس میں کوئی خوف نہیں۔ استبصار جلد اول ص۴۵ سطر ۴۔

مسئلہ ع۲۴ شیعہ مذہب میں عورت کی دُبر میں وطی کرنا درست ہے۔ کتاب استبصار شیعہ ص۱۳۰ سطر ۱۳

مسئلہ ع۲۵ شیعہ مذہب میں عاریتہ فرج یعنی مانگوں فرج اپنے بھائی کو دینا درست ہے۔ کتاب شیعہ استبصار جلد ۲ ص۷۵ سطر ۱۲ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ عَارِيَةِ الْفَرْجِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ +

مسئلہ ع۲۶ شیعہ مذہب میں عورت فاجرہ سے متعہ کرنا بھی درست ہے کتاب شیعہ استبصار جلد ۲ ص۷۸ سطر ۴۔

مسئلہ ع۲۷ شیعہ مذہب میں ایک بار متعہ کرنے سے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درجہ ملتا ہے۔ دو دفعہ کرنے سے امام حسن رضی اللہ عنہ کا۔ تین دفعہ کرنے سے حضرت مولٰنا مشکلکشا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔ چوتھی دفعہ کرنے سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ ملتا ہے۔ دیکھو کتاب شیعہ برہان المتعہ ص۵۲ تصنیف ابو القاسم والد سید علی حائری سطر ۳

مسئلہ ع۲۸ شیعہ مذہب میں کنجریوں کی کمائی حلال ہے۔ کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۲ ص۳۲ سطر ۱

مسئلہ ع۲۹ شیعہ مذہب میں اگر کسی نے نکاح اپنی ماں وغیرہ محرمات سے کیا اور پھر اسکے ساتھ دخول کیا اور اُس سے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اگر اس لڑکے کو کسی نے کہا کہ تو حرام زادہ ہے۔ تو کہنے والے پر حد لگ جائیگی۔ کیونکہ ماں بہین وغیرہ کے ساتھ جو نکاح کیا گیا تھا۔ وہ من وجہ صحیح اور درست تھا۔ کتاب فروع کافی جلد ۱ ص۲۵۲ کتاب النکاح۔

مسئلہ ع۳۰ شیعہ مذہب میں عورت کی شرمگاہ کو چومنا درست ہے۔ کتاب حلیۃ الیقین ص۷۷ سطر ۲۲ مطبوعہ نولکشور۔

مسئلہ ع۳۱ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ متعہ کا نزول قرآن کے ساتھ ہوا ہے۔ اور

اسکی سنت آنحضور علیہ السلام سے جاری ہوئی۔ یعنی زنا کی سنت آنحضورؐ سے جاری ہوئی نعوذ باللہ من ذٰلک۔ کتاب استبصار جلد ۲ صـ۷۷ سطر ۳ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ الْمُتْعَۃُ نَزَلَ بِہَا الْقُرْاٰنُ وَجَرَتْ بِہَا السُّنَّۃُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ ۳۲ شیعہ مذہب میں کتے کا پس خوردہ یعنی شکار سے بچا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے۔ کتاب استبصار شیعہ جلد ۲ صـ۲۳۲ سطر ۸۔

مسئلہ ۳۳ شیعہ مذہب میں جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا صـ۴۷ سطر (۳) کتاب استبصار جلد ثانی۔

مسئلہ ۳۴ شیعہ مذہب میں نماز میں اپنے عضو تناسل سے کھیل کرنا درست ہے۔ اور اس فعل سے نماز کو نقصان نہیں ہوتا۔ کتاب استبصار جلد ۲ صـ۲۵۴ جزاول سطر ۴۔

مسئلہ ۳۵ شیعہ مذہب میں مذی و ودی بہکر ایڑیوں تک چلی جاوے۔ تو نہ وضو ٹوٹے۔ اور نہ نماز فاسد ہوگی۔ فروع کافی جلد اول صـ۲۱ سطر ۱۴

مسئلہ ۳۶ شیعہ مذہب میں حق امر ظاہر کرنا درست نہیں جو ظاہر کریگا۔ اسکو خدا تعالیٰ ذلیل اور عذاب کریگا اصول کافی صـ۴۵۸۔ ان تمام حوالہ جات کی اصل عبارت جلد سوم وچہارم میں ملاحظہ کریں

ناظرین باتمکین! یہ مختصر مسائل وعقائد مذہب شیعان پاک ہیں جنکو اپنے مذہب پاک پر بڑا فخر و ناز ہے۔ چنانچہ آجکل ایک شخص نعمت اللہ جان صاحب نامی بنگل ایوشاہ لاہوری نے اس مذہب کی حقانیت پر بڑے فخر سے بایں عنوان اشتہار شائع کیا ہے کہ میں شیعہ کیوں ہوا۔ اور سبب یہ لکھتا ہے کہ شیعہ مذہب بہت اچھا ہے۔ اور مذہب اہلسنت والجماعت بہت برا ہے۔ اسکے مسائل بہت گندہ ونجس ہیں۔ لہذا میں اس مذہب کو چھوڑ کر مذہب شیعی اختیار کرتا ہوں۔ اسلئے خادم شریعت عوام شیعان اور خاصکر نعمت اللہ جان صاحب سے دریافت کرتا ہے۔ کہ ان مسائل وعقائد شیعاں کا کیا حال ہے کیا یہ مسائل وعقائد مطابق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اور انپر اعتقاد وعمل کرنیوالا آدمی کیسا مسلمان رہ سکتا ہے۔ جواب دیں ورنہ سچے دل سے توبہ کرکے اس مذہب کو چھوڑ کر مذہب حقہ حنفیہ پر عمل کریں اور فرقہ وہابیہ کی کتابونکو چھوڑ دیں۔ اور یہ مسائل جو آپ نے بطور اعتراض تحریر کئے ہیں مذہب حنفیہ کی کسی معتبر کتاب میں نہیں ہیں اگر ہیں تو مرد میدان طلب حق کا بن کر

دیکھائیں۔ اور مسائل عقائد شیعہ کو بھی غور و انصاف سے ملاحظہ فرما کر انصاف کی داد دیں اور یہ بھی دیکھیں کہ قاتل آئمہ دین کون لوگ تھے۔ فقط بر رسولاں بلاغ باشد وبس +

قاتل آئمہ دین طاہرینؑ کون لوگ تھے

معتبر کتب شیعہ سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ قاتلان آئمہ دین جگر گوشہ رسول امین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شیعہ لوگ ہی تھے جو کہ اپنے آپ کو شیعان علی کہلایا کرتے تھے۔ اور جنہوں نے بے تعداد متواتر خطوط بنام حضرت امام حسین علیہ السلام کے بڑی محبت اور اتفاق سے روانہ کئے تھے۔ چنانچہ کتاب اخبار ماتم صـ ۲۸۵ سطر ۱۴ مطبوعہ رام پور میں بدیں طور تحریر ہے۔ وَبَلَغَ اَهْلَ الْكُوفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ وَعَرَفُوا خَبَرَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاجْتَمَعَتِ الشِّيعَةُ فَكَتَبُوا اِلَيْهِ ثُمَّ سَرَحُوا بِالْكِتَابِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِسْمَعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَالٍ فَخَرَجَا مُسْرِعَيْنِ حَتّٰى قَدِمَا عَلَى الْحُسَيْنِ بِمَكَّةَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ پس جبکہ امیر معاویہ رض کی فوتیدگی کی خبر اور امام حسین علیہ السلام کی ہجرت مکہ کا پتہ اہل کوفہ کو لگا۔ تو تمام شیعہ نے متفق و جمع ہو کر طرف امام حسین علیہ السلام کے خط لکھا۔ اور عبد اللہ بن مسمع و عبد اللہ بن وال کے ہمراہ روانہ کیا۔ اور دونوں قاصد اسقدر جلدی اور خوشی سے چلے کہ دسویں ماہ رمضان مکہ میں بخدمت اقدس حضرت امام حسین علیہ السلام کے پہونچ گئے۔ اور یہ شیعان کوفہ نے خطوط روانہ کئے۔ کہ ایک دن میں چھ سو خط امام صاحب کے پاس جمع ہو گئے۔ فَوَرَدَ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ سِتَّةَ مِائَةِ كِتَابٍ الْكُتُبُ حَتّٰى اجْتَمَعَ عِنْدَهُ فِي نُوَبٍ مُتَفَرِّقَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفَ كِتَابٍ یعنے امام صاحب کے پاس متواتر خط شیعان کے مختلف جگہ سے بارہ ہزار جمع ہوئے۔ اور شعبی نے روایت کی ہے اور کہا بَايَعَ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعُونَ اَلْفًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ عَلٰى اَنْ يُحَارِبُوا مَنْ حَارَبَ وَيُسَالِمُوا مَنْ سَالَمَ یعنی چالیس ہزار کوفہ کے شیعان نے امام صاحب کی بیعت اسبات پر کی کہ اگر وہ لڑینگے تو ہم لڑینگے اگر وہ صلح کریں۔ تو ہم ہر حال میں ان کے تابعدار اور مطیع ہیں۔ آخر الامر امام صاحب نے مجبور ہو کر اپنے شیعان کو انکی آرزو

کے مطابق روانہ کیا۔

فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَدَّ جَوَابَ كُتُبِهِمْ يُمَنِّيهِمْ بِالْقَبُولِ وَيَعِدُهُمْ بِسُرْعَةِ الْوُصُولِ۔
یعنی امام صاحب نے انکے خطوط کا جواب مطابق ان کی دلی خواہش کے روانہ فرمایا۔ اور وعدہ بہت جلدی کوفہ میں مشرف ہونے کا دیا۔ اور سفر کوفہ کا قصد مصمم امام صاحب کا ہوا الخ۔ دیکھو کتاب معتبر شیعہ اخبار ماتم صـ ۲۸۵ تا صـ ۲۸۶

اور کتاب شیعہ خلاصۃ المصائب صـ ۴۱ کہ جب امام حسین علیہ السلام ظلم اعدا سے مرقد مطہر رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم سے جدا ہوئے تیسری تاریخ شعبان مکہ معظمہ میں تو کوفیاں پُر دغا نے نامے علی الاتصال حضرت کی خدمت میں بھیجے ان میں سے بعض ناموں کا یہ مضمون تھا۔
لَيْسَ عَلَيْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَنَا بِكَ عَلَى الْحَقِّ یعنی یا حضرت ہم امام و پیشوا نہیں رکھتے جلدی تشریف لاتے شائد خدا حق کو ہمارے ہاتھ جاری کرے۔ اور شیث بن ربعی شیعہ غیرہ نے بایںطور مضمون لکھکر روانہ کیا۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَخْضَرَّهُ الْجَنَّاتُ وَاَيْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاَقْدِمْ عَلَيْنَا لَكَ جُنْدٌ عَلٰى مُجَنَّدٍ وَالسَّلَامُ الخ ترجمہ یعنی بعد حمد و صلوٰۃ کے تحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سبز و خورمی میں ہیں۔ اور درخت میوہ جات کے باروز ہیں۔ پس آپ ہماری طرف تشریف لائیے کہ فوج کثیر آپکی نصرت و امداد کے لئے مہیا ہے۔ اور شب و روز انتظار کرتے ہیں الخ اور اسی کتاب خلاصۃ المصائب شیعہ صـ ۵۶ میں بایںطور لکھا ہے۔ کہ جب آپکو راستہ میں خبر شہادت امام مسلم کی ہوئی تو آپ نے تمام لشکر کو جمع کرکے فرمایا۔ وَقَدْ خَذَلَنَا شِيْعَتُنَا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْيَنْصَرِفْ فِيْ غَيْرِ حَرَجٍ لَيْسَ عَلَيْهِ ذِمَامٌ الخ پس اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ ضعیف اور خوار کرنے والے امام صاحب کو شیعہ ہی لوگ تھے۔ کیونکہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بیشک ہمکو ہمارے شیعوں نے طلب کرکے ضعیف کیا اور نصرت سے ہاتھ اٹھا لیا پس اب جسکی مرضی چاہے وہ واپس چلا جائے جسکی مرضی چاہے وہ میرے پاس رہے۔ اور جو چلا جاوے اس پر کچھ زیان نہیں ہوگا۔ اور اسی کتاب کے اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ جب امام صاحب نے یہ حکم فرمایا تو بہت دنیادار بدبخت امام صاحب سے علیحدہ ہوگئے اور جو مدینہ سے تشریف لائے وہ جان نثار ہوئے اور امام صاحب نے نماز پڑھا کر یہ خطبہ فرمایا۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ لَمْ آتِكُمْ حَتّٰى اَتَتْنِىْ كُتُبُكُمْ كَارِهِيْنَ لِقُدُوْمِىْ اِنْصَرَفْتُ عَنْكُمْ الخ اے اہل کوفہ میں نہیں آیا یہاں مگر جب تمہارے بہت نامے میری طلب کو پہونچے اگر تم عہد و پیمان پر ثابت ہو تو تازہ عہد کرو تاکہ مجھے اطمینان حاصل ہو اور اگر تم میرے آنے سے منکر ہو۔ تو میں جہاں سے آیا ہوں وہاں پھر لوٹ جاؤں الخ اور کتاب شیعہ جلاء العیون صفحہ ۴۳۲ میں باینطور ایک خط شیعان کا نیز مسطور ہے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یہ نامہ سلیمان بن صرد و مسیب بن نخبہ و رفاعہ بن شداد بجلی و حبیب بن مطاہر اور جمیع شیعیان و مومنین و مسلمین اہل کوفہ کی جانب سے بخدمت امام حسین علیہ السلام بن علی بن ابیطالب علیہم السلام ہے۔ آپ پر سلام خدا ہو۔ اور ہم اس نعمتہائے کاملہ خدا پر جو ہم پر ہے حمد کرتے ہیں۔ اور ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے آپ کے دشمن جبار و معاند کو کہ بغیر رضامندی امت انپر حاکم ہوا تھا۔ ہلاک کیا اور وہ بجور و عدوان امت پر حاکم ہوا۔ اور ان کے اموال میں ناحق تصرف کیا۔ اور نیکان امت کو قتل کیا۔ اور بداطواروں کو نیکوں پر مسلط کیا۔ اور اموال خدا کو مالداروں اور جباروں پر تقسیم کیا۔ خدا اسے نفرین کرے جسطرح قوم ثمود پر نفرین کی اور واضح ہو کہ اسوقت ہمارا کوئی امام پیشوا نہیں۔ پس آپ ہماری طرف توجہ کیجئے۔ اور ہمارے شہر میں قدم رنجہ فرمایئے کہ ہم سب آپ کے مطیع ہیں۔ شاید حق تعالیٰ حق کو آپ کی برکت سے ظاہر کرے اور نعمان بن بشیر حاکم کوفہ نہایت ذلیل و خوار دارالامارہ میں بیٹھا ہے۔ اور ہم جمعہ کو اور عیدین وہاں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور جب آپکی خبر تشریف آوری کی ہمکو ملیگی تو ہم اسے کوفہ سے نکالدینگے ؎

خط دوسرا شیعان پاک کا بنام امام حسین علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ عریضہ شیعوں اور فدویوں و مخلصوں کی طرف سے بخدمت امام حسین علیہ السلام بن علی بن ابیطالب ہے اما بعد بہت جلد آپ نے دوستوں ہواخواہوں کے پاس تشریف لایئے کہ جمیع مردماں ولایت منتظر قدوم میمنت لزوم ہیں۔ اور بغیر آپکے دوسرے شخص کی طرف لوگوں کو رغبت نہیں۔ البتہ بتعجیل تمام ہم مشتاقوں کے پاس تشریف لایئے والسلام۔ فقط

ناظرین یہ تمام خطوط شیعان علی کے ہیں۔ جو کہ لفظ بلفظ تحریر کیئے گئے ہیں۔ اب ان کا جواب بھی سن لیجئے جو کہ امام صاحب نے روانہ بنام شیعان کے کیا تھا۔ وہو ہذا ؎

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یہ خط حسین بن علی کا مومنوں مسلمانوں شیعوں کیطرف ہے ۔ اما بعد بہت سے قاصدوں اور بیشمار خطوط آئے کے بعد جو تمنے مجھے خط ہانی وسعید کے ہاتھ بھیجا مجھے پہنچا تمہارے سب خطوط کے مضامین سے مطلع ہوا ۔ تم نے سب خطوط میں مجھے لکھا ہے ۔ کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ بہت جلدی تشریف لائیے ۔ خدا آپکی برکت سے ہم کو بحق ہدایت کرے واضح ہو کہ میں بالفعل تمہارے پاس اپنے برادر وپسر عم ومحل اعتماد مسلم بن عقیل کو بھیجتا ہوں ۔ اگر مسلم مجھے لکھیں ۔ جو کچھ کہ تم نے مجھے خطوط میں لکھا ہے ۔ بمشورہ عقلا و دانایان واشرف وبزرگان قوم لکھا ہے ۔ اسیوقت میں انشاء اللہ بہت جلدی تمہارے پاس چلا آؤنگا ۔ میں اپنی جان کی قسم کھاتا ہوں کہ امام وہی ہے جو درمیان مردم بکتاب خدا حکم اور بعدالت قیام کرے اور قدم جادۂ شریعت مقدسہ سے باہر نہ رکھے ۔ اور لوگوں کو دین حق پر مستقیم رکھے والسلام ۔ کتاب جلاء العیون صفحہ ۴۳۱ مطبوعہ لکھنؤ مطبع شاہی ہے ۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۴۶۹ میں آپ نے شیعان کوفہ کو میدان کربلا میں کہا کہ تمنے مجھے طلب کیا ۔ اور اظہار ہمت کے دم بھرے اور اب میری جان کو قتل کرنا چاہتے ہو ۔ اور حالانکہ میری طرف سے کوئی اب تک بیوفائی کی بات بنسبت تمہاری واقع نہیں ہوئی ۔ اور کتاب خلاصۃ المصائب شیعہ صفحہ ۱۱۸ پر باینطور فریاد امام صاحب کی مسطور ہے کہ فرمایا امام صاحب نے وَھَلْ یُصْلِحُ لَکُمْ قَتْلِیْ وَانْتِہَاکُ حُرْمَتِیْ ۔ کیا تم کو میرا قتل کرنا درست ہے میری بے عزتی کرنی روا ہے ۔ کشتن من در کدامی ملت و مذہب رواست ۔

اور کتاب احسار ماتم صفحہ ۸۰۲ و صفحہ ۸۰۳ میں ہے کہ جب امام صاحب شہید ہوگئے ۔ تو اہل کوفہ وغیرہ نے اسقدر ماتم کیا کہ کسی کو تاب ضبط کرنے کی نہ رہی ۔ فَجَعَلَ اَھْلُ الْکُوْفَۃِ یَنُوْحُوْنَ وَیَبْکُوْنَ ۔ تب ابن حسین علیہ السلام نے فرمایا فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بِصَوْتٍ ضَئِیْلٍ اَتَنُوْحُوْنَ وَتَبْکُوْنَ مِنْ اَجْلِنَا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ قَتَلَنَا ۔ یعنی جبکہ شیعان کوفہ نے ماتم برپا کیا تو فرمایا حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ نے باریک آواز سے اب تم لوگ روتے اور بکا کرتے ہو ہمارے لئے تو پھر کس لئے ذبح کیا تمنے ہمکو ۔ اور اسی کتاب معتبر شیعہ صفحہ ۸۱۸ میں مذکور ہے ۔ کہ مائی صاحبہ ام کلثوم نے اہل کوفہ قاتلان کو مخاطب ہو کر فرمایا تم اِنَّ اُمَّ الْکُلْثُوْمِ

اَطْلَعَتْ رَأْسَهَا مِنَ الْمَحَلِّ وَقَالَتْ لَهُمْ صَهْ يَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ تَقْتُلُنَا رِجَالُكُمْ وَتَبْكِيْنَا نِسَآئُكُمْ فَالْحَاكِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْفَصْلِ لِقَضَايَا الخ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مائی صاحبہ نے محل سے سر اپنا نکال کر فرمایا۔ کہ چپ رہو اے کوفیو۔ تمہارے مردوں نے ہمیں قتل کیا اور تمہاری عورتیں ہم پر روتی ہیں عجب ہے۔ بروز قیامت ہمارے اور تمہارے درمیان خدا خود فیصلہ کریگا۔ اور بدکرداروں کو خداوند کریم جہنم میں داخل کریگا۔ اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دیکھو کتاب اخبار ماتم شیعہ صفحہ ۸۲۲ اَيُّهَا النَّاسُ نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ كَتَبْتُمْ اِلٰى اَبِيْ وَخَدَعْتُمُوْهُ۔ یعنی اے گروہ ہزار قسم ہے تم کو پروردگار کی سچ کہو جو بات میںنے اظہار کی جانتے ہو کہ تمنے کسقدر خط بنام والد بزرگوار میرے کے تحریر کیئے تھے۔ پھر تمنے میرے باپ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ظلم و ستم پر کمریں باندھ لیں افسوس ہے۔ خدا کرے تم روتے رہو دیکھو کتاب شیعہ اخبار ماتم صفحہ ۸۰۵ میں مائی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح پر شیعان کو اپنے خطبہ میں بددعا فرماتی ہیں۔ وہو ہذا ؎

قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى اَبِيْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ اَمَّا بَعْدُ يَا اَهْلَ الْكُوْفَةِ اَتَبْكُوْنَ وَتَنْتَحِبُوْنَ اِيْ وَاللّٰهِ فَابْكُوْا كَثِيْرًا وَّاضْحَكُوْا قَلِيْلًا۔ یعنی فرمایا مائی صاحبہ نے بعد حمد و صلوٰۃ کے کہ اہل کوفہ تم اب روتے اور رقت کرتے ہو۔ اے اللہ کی قسم روتے پھرو تم بہت داور ہنسی تمہارے نصیب نہ ہو) تھوڑے ہنسو الخ۔ کسی صاحب نے بزبان پنجابی اس عبارت کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے ؎ ابیات

میں تعریف کراں اس رب دی جس نے ملک سوایا — پڑھاں درود رسول اللہ تے جس دا شان سوایا
جس نے سچیاں خبراں بخشیں ظاہر کر دکھلایاں — جسنے خبراں صبراں والیاں سانوں کھول سنایاں
رب تیں منگاں ایہو دعائیں شیعو دلوں بجانوں — شالا روندے پڑے جاؤ سارے اس جہانوں
خوشی تسانوں کدی نہ ہووے نا رب کدی ہساوے — روز حشر تک وقت تساڈا روندیاں رب لنگھاوے
ہئی دعا قبول مائی دی اوپر ٹولے سارے — روندیاں پٹدیاں سال لنگاون شیعہ ہین وچارے

اور کتاب جلاء العیون شیعہ ملا محمد باقر مجلسی صفحہ ۳۲۰ میں بایںطور لکھا ہے۔ کہ ان لوگوں نے بڑے بڑے فریب حضرت علی علیہ السلام کو بھی دیئے تھے آخر الامر انکو بھی شہید کر ڈالا اور آپکے لخت جگر

امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو بھی طرح طرح کی ایذائیں دیں۔ چنانچہ کتاب جلاء العیون صفحہ مذکور پر تحریر کرتے ہیں۔ کہ امام حسنؓ سے بیعت کی اور بعد بیعت کرنے کے اُنسے مکر و غدر کیا اور چاہا دشمن کو دیدیں اہل عراق سامنے آئے اور خنجر اُن کی پہلو پر لگایا اور خیمہ انکا لوٹ لیا یہانتک کہ انکی کنیز کے پاؤں سے خلخال تک اُتار لی اور اُنکو مضطرب و پریشان کیا آخر انہوں نے معاویہ سے صلح کر لی۔ اور اپنی اور اہلبیت کے خون کی حفاظت کی الخ

اور کتاب نیرنگ فصاحت صد ۱۷ میں تحریر ہے کہ اصحاب امیر المومنین سے ایک شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ پہلے تو اپنے جنگ صفین میں ہمیں حکم مقرر کرنے سے منع کیا پھر آخر میں اُسی کا حکم دیا ہم نہیں جانتے کہ اس امر و نہی میں کونسی شئے باعث ثواب ہے یہ سنتے ہی حضرت نے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور تاسف سے فرمایا۔ یہ جزا اُس شخص کی ہے جو عقد کو توڑ ڈالے الخ۔

اور صد ۳۳ میں فرمایا کہ یہ اس شخص کی جزا ہے جس نے جزم و احتیاط کو ترک کیا یعنے بُری جزا ہے۔ کہ میں نے احتیاط سے کام نہ لیا۔ اور فتنہ و فساد کے وقوع کو اور لوگوں کے کافر ہو جانے کے خوف سے میں امر حکمین پر آمادہ ہو گیا الخ *

اور اسی کتاب کے صد ۵۲ پر تحریر ہے۔ کہ حضرت علی علیہ السلام غصہ میں آکر اپنے شیعوں کو فرماتے ہیں کہ تم بالکل لا یعقل ہو۔ افسوس کوئی اپنے آپ کو تم میں میرے نزدیک ثقہ اور معتمد نہیں ثابت کر سکتا کبھی تمپر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ قسم خدا کی تمہیں ساتھ لیکر لڑائی کی آگ بھڑکانی بہت بُری ہے۔ الخ

پس ان عبارات کتب شیعہ سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قاتلان اہلبیت خاندان نبوت کے محض شیعہ لوگ ہی تھے جو کہ اپنے آپ کو شیعان علی و شیعان حسین علیہما السلام کہلایا کرتے تھے۔ اور یہی لوگ تھے جنہوں نے امامین پیاسا بھوکا قتل کیا اور پانی بند کیا۔ اور اُن کے خیمے لوٹ لئے اور حضرت عباس کا پاؤں کاٹ ڈالا۔ اور شہدا کی لاشوں پر گھوڑے دوڑانیوالے او مشکیزہ ہائے پھاڑنیوالے اور اہلبیت کو قید کر کے یزید عنید کے پیش کرنیوالے اور رونا پیٹنا کرنیوالے اور طرح طرح کی ایذائیں پہونچانیوالے اور خاندان نبی علیہ السلام پر تیر چلانیوالے اور خنجر مارنے والے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فریب دینے والے اور امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پہلو توڑنیوالے اور اُنکی کنیز کی خلخال پاؤں سے نکالنے والے یہی محبان شیعان

پاک اہل کوفہ تھے۔ اور وہ کوفہ جس کو کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنا حرم قرار دیا ہے چنانچہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۴۶ میں لکھا ہے۔ کہ اَلْکُوْفَۃُ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَحَرَمُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا وَالصَّلٰوۃُ فِیْہَا بِاَلْفِ صَلٰوۃٍ وَقَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَسَاجِدُ الْاَرْبَعَۃُ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَمَسْجِدُ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدُ بَیْتُ الْمُقَدَّسِ وَمَسْجِدُ کُوْفَۃِ الخ ایسا ہی کتاب استبصار صفحہ ۱۷۲ جلد اوّل وثانی میں مذکور ہے۔ پس یہی دلیل اہل کوفہ کے شیعان علی وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہونے پر دال ہے۔ اور یہی دلیل اُن کی فضیلت پر اظہر من الشمس ہے۔ اب معترض بیا شیعہ صاحب نعمت اللہ انصاف سے فرمائیں۔ کہ اس ظلم وستم کی نظیر کہیں مل سکتی ہے۔ جو کہ شیعان علی وحسین رضی اللہ عنہ نے اہل بیت پر کئے تھے۔ جواب دیں یا مہربانی فرما کر شیعہ مذہب کی بریت ثابت کریں۔ ورنہ حق مذہب پر بہتان نہ باندھیں ۔

ابیات دلسوز بطریق سوال

بے ادب کون تھا اور ظلم کمایا کس نے
ابن حیدر کو تھا کوفہ میں بلایا کس نے

کس نے خط بھیجے تھے ذرا دیکھو کتابیں اپنی
سچ کہو جھوٹ نہ کہنا کہ رولایا کس نے

آل سرور کے دولارے پہ چلا کے خنجر
دست پر کرب وبلا میں تھا لٹایا کس نے

وہ حسین ابن علی لخت جگر پاک نبیؐ
نور زہراء کی شمعاؤں کو بجھایا کس نے

تھا جو گلزار محمدؐ کا وہ تازہ پودا
آتش جور وجفا سے تھا جلایا کس نے

فخر اسلام کو بل یوسف ثانی کو وہاں
قتل کر رتبۂ اسلام گھٹایا کس نے

اس جری کوہ فگن حیدر کرار کا دل
سچ کہو جھوٹ نہ کہنا کہ دکھایا کس نے

قتل احمد تھا ولاریب جو تھا قتل حسین
سچ کہو خون پیغمبر کا بہایا کس نے

کس نے تشنوں پہ کیا بند تھا پانی پینا
بہتی ندیوں سے تھا پھر ہٹایا کس نے

خانہ زہراء کے جلانے کی ہے تہمت کن پر
خیمہ کو کرب وبلا میں تھا جلایا کس نے

حضرت فاطمہ زہراء کے جو گھر کی دولت
دشت پُرخار میں لی لوٹ۔ لوٹا کس نے

ایک کو ایک سے دعویٰ تھا محبت بڑھکر
حیف اس عہد محبت کو بھلایا کس نے

اہل تطہیر جو تھیں پردہ نشینانِ امام
در بدر خاک پسران کو پھرایا کس نے
گھر میں بیٹھے تھے یہ آرام یہ مردانِ خدا
لکھ کے خط مکہ سے تھا اُن کو بلایا کس نے
پرِ جبریل کے سایہ میں جو رہتے تھے سدا
خاک اور دھوپ میں تھا انکو گرایا کس نے
ہو گیا تیروں سے چھلنی تھا وہ جسم اطہر
لاش نورانی پہ تھا گھوڑا دورایا کس نے
بوسہ گاہ پاک محمدؐ تھے جو انور شفقتیں۔
پے بہ پے لکڑی کو تھا اُن پہ چلایا کس نے
دوش سرور پہ سواری تھے جو کرتے رہتے
نیچے پاؤں کے گرا اُن کو روندایا کس نے

یہ تھا شیعانِ علی کا سب کا سب جور و جفا
ہے جو ان کی معتبر کل کتب میں لکھا ہوا
تھے منافق کوفہ کے وہ جملہ شیعانِ علی
قلب کے کوڑھی تھے وہ اور پرد غا تھے وہ سدا
چلتے اب خطوات پر جنکے محبان حسین
روتے ہیں اور سینہ کوبی سے نہیں ٹلتے ذرا
کام انکا ہے یہی آباؤ اور اجداد سے
چل بسیں گے اس جہان سے کرتے یہ آہ و بکا

نعمت اللہ جان صاحب اور سنئے قصہ کربلا کتاب معتبر شیعہ خلاصۃ المصائب صفحہ ۲۲۸ میں لکھا ہے کہ قاتل امام حسین علیہ السلام کا جو کہ شیعانِ حسینؑ میں سے ایک تھا۔ اُسنے بر وقت سر پر تلوار چلانے کے یوں تعریف کی اور تعارف بیان کیا اور کہا۔ قَالَ إِنِّي أَذْبَحُكَ وَلَقَدْ أَعْلَمُ إِنَّ جَدَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَبَاكَ وَأُمَّكَ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلٰى حَلْقِ الشَّرِيْفِ. ترجمہ کہا سنان بن انس نے یعنی قاتل نے بیشک میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اور تیرا باپ اور ماں بہت اچھے ہیں۔ خلق خدا سے اور آپ کے حلق مبارک پر تلوار ماری الخ۔

اور کتاب اخبار ماتم صفحہ ۱۷۷ پر لکھا ہے۔ کہ امام صاحب نے اسوقت فرمایا! اسے کوفیو سنو۔ فَنَادٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا شَبَثُ بْنُ رِبْعِيٍّ يَا حَجَّارُ بْنُ أَبْجَرٍ يَا قَيْسُ بْنُ الْأَشْعَثِ يَا يَزِيْدُ بْنُ الْحَارِثِ أَلَمْ تَكْتُبُوا إِلَيَّ أَنْ قَدْ أَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَاخْضَرَّتِ الْجَنَّاتُ وَإِنَّمَا تَقْدَمُ عَلٰى جُنْدٍ لَكَ مُجَنَّدَةٍ الخ اب نعمت اللہ صاحب

انصاف سے فرمائیں کہ یہ لوگ کوفہ کے رہنے والے شیعان علی تھے جنہوں نے خط بنام امام حسین علیہ السلام لکھے تھے یا سنی۔ جواب دیں۔ ورنہ اس مذہب سے توبہ کریں۔ فقط۔

والسلام

بیان تعزیہ داری مذہب شیعہ میں درست ہے یا نہیں اور سب سے پہلے تعزیہ داری اور رونے پیٹنے کا آغاز کس نے کیا تھا۔

کتب شیعہ معتبرہ میں لکھا ہے۔ کہ تعزیہ داری و مرثیہ خوانی جس میں خلاف شرع امور پائے جاتے ہیں منع اور حرام ہے جیسا کہ بال اکھاڑنے اور کپڑے پھاڑنے اور سیاہ کپڑے پہننے وغیرہ امور بدعیہ کرنے حرام و سخت منع ہیں۔ چنانچہ کتب ذیل کی عبارتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہو ہذا۔

کتاب شیعہ فروع کافی جلد اول صفحہ ۱۲۱ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ لَہٗ مَا الْجَزْعُ قَالَ اَشَدُّ الْجَزْعِ الصُّرَاخُ بِالْوَیْلِ وَالْعَوِیْلِ وَلَطْمُ الْوَجْہِ وَالصَّدْرِ وَجَزُّ الشَّعْرِ وَمِنَ التَّوَاصِیْ وَمَنْ اَقَامَ النُّوْحَۃَ فَقَدْ تَرَکَ الصَّبْرَ الخ ترجمہ یعنی جابر شیعہ نے امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جزع کیا ہے۔ فرمایا چیخ مارنا ساتھ ویل اور بلند آواز کے یعنی زبانی واویلا اور شور کرنا اور منہ پر طمانچہ مارنا اور سینہ زنی کرنا اور بال نوچنا۔ اور جس نے نوحہ کیا اس نے صبر کو ترک کر دیا۔ اور اس ہمارے طریقہ کو چھوڑ دیا اور اسی صفحہ سطر ۱۴ میں ہے عَنِ السَّکُوْنِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ضَرْبُ الْمُسْلِمِ یَدَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اِحْبَاطٌ لِاَجْرِہٖ یعنی فرمایا امام نے جو بوقت مصیبت کے مسلم اپنی ران پر ہاتھ مارتا ہے اپنے اعمال کو برباد کر دیتا ہے۔ اور رسالہ المذبوح علامہ حائری شیعہ کے صفحہ ۲۵ میں یوں تحریر ہے کہ مہدی نکالنا اور تعزیہ داری کے بعض دیگر خلاف شرع رسوم جیسے ذوالجناح اور تعزیہ کے ہمراہ طوائف کا ہونا اور انکا محرموں کے سامنے مرثیہ پڑھنا ذوالجناح کے نیچے بچوں کو لٹانا ان کے کان چھیدوانا۔ انپر عرضیاں باندھنا وغیرہ وغیرہ مذہب شیعہ میں جنکی ذرہ بھر بھی اصلیت نہیں اُنسے بچنا چاہیئے الخ۔

اور کتاب شیعہ نیرنگ ترجمہ نہج البلاغت صفحہ ۸۵ میں ہے۔ جس شخص نے مصیبت کے وقت منہ اپنا نوچ لیا اسکا ثواب برباد ہو گیا۔ اور صفحہ ۴۹۶ میں ہے۔ کہ صبر کرنا واجب ہے۔ بدو صبر کے ایمان نہیں الخ اور کتاب من لایحضرہ الفقیہ صفحہ ۵۱ سطر ۵ مطبوعہ ایران میں یوں لکھا ہے۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَلَنْسُوَۃِ السُّوْدِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِیْہَا

لِاَنَّهُ لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْمَا عَلِمَ لِاَصْحَابِهٖ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ الخ یعنی امام صادق سے دریافت کیا گیا کہ ٹوپی سیاہ میں نماز درست ہے آپ نے جواباً فرمایا کہ یہ لباس اہل النار کا ہے اسمیں نماز مت پڑھ اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سیاہ پوشی لباس فرعون کا ہے۔ اسکو مت پہنو الخ

اور کتاب شیعہ انارۃ البصائر جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ میں یوں تحریر ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ کو بایں الفاظ وصیت فرمائی۔ لے بہن جو میرا حق تم پر ہے اسکی قسم میں تم کو دیتا ہوں اسلئے کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کر پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منھ اپنا نہ پیٹنا۔ اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا تم فاطمہ زہراء کی بیٹی ہو الخ

اور کتاب حیات القلوب شیعہ جلد ۳ باب انتقال میں صفحہ ۲۵ اسطرح لکھا ہے کہ حضور نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ جب میں انتقال کر جاؤں تو نوحہ اور پیٹنا ہرگز نہ کرنا اور نہ نوحہ کرنے والی کو بلا کر مجھپر نواحہ کرانا اور بالوں کو مت نوچنا۔ اور منہ پر ہاتھ مت مارنا ہ

اور تفسیر شیعہ عمدہ البیان جلد اول صفحہ ۷۸ سطر ۱۲ زیر آیت وَالْخَوْفِ وَالْجُوْعِ کے لکھا ہے اکثر آدمی محرم میں بدعتیں کر کے اپنے ثواب کو ضائع کرتے ہیں، باجے بجاتے ہیں۔ اور بجولتے ہیں اور مرثیوں میں جھوٹی روایتیں اپنی طرف سے ایجاد کر کے داخل کرتے ہیں۔ اور غلو اور تفویض کی روایتوں کو مجلسوں میں بیان کر کے ایمان کو فاسد کرتے ہیں۔ اور جو راگ شرع میں ممنوع ہیں۔ اسمیں مرثیوں کو پڑھتے ہیں۔ اور عورتیں بلند آوازسے مرثیوں کو پڑھتی ہیں۔ اور نامحرم اُن کی آواز سنتے ہیں۔ ان امور سے مومنوں کو اجتناب ضرور چاہیئے۔ اور تعزیہ پر عرضیاں باندھنا اور نذریں چڑھانا اور کاغذ کی روٹی یا چاند کی تصویر بصورۃ انسان بنا کر تعزیہ پر چڑھانا منع ہے۔ ان امور سے نیز اجتناب چاہیئے۔ الخ

اور کتاب من لا یحضر الفقیہ صفحہ ۳۷ فی النوادر میں لکھا ہے مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ یعنی جس نے تجدید کی کوئی قبر یا بنائی کوئی مثال وہ خارج ہوا اسلام سے پس ان تمام عبارات سے ثابت ہوا۔ کہ تعزیہ بنانا اور اُسپر عرضیاں باندھنا اور مرثیہ خوانی کرنا یہ محض بدعت و ناجائز ہے۔ بلکہ اُنکے

کرنے سے انسان ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ امور سب سے پہلے قاتلان حسین علیہ السلام جو کہ اپنی زبان سے شیعان علی وحسین علیہم السلام کہلاتے تھے۔ اور جنہوں نے خطوط مکہ میں لکھ کر فرزندان رسول کو طلب کیا تھا۔ چنانچہ کتاب اخبار ماتم وغیرہ میں مسطور ہے کما مَرَّ۔ اور یہاں پر دوبارہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں +

مسئلہ بنا ثبوت تعزیہ داری

تعزیہ داری ورسومات ضالہ نوحہ بازی وماتم داری ولعن طعن صحابہ ومرثیہ خوانی پیٹنا اور مونہہ پر طمانچے مارنا ومہدی نکالنا وسیاپوشی لباس پہننا اور اہلسنت سے لڑائی کرنا۔

۳۵۱ سنہ ہجری معزالدولہ بنوعباسیہ وخلیفہ مطیع عباسی کے زمانہ میں انکے حکم سے یہ بدعت ضالہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ چنانچہ کتاب تاریخ خلدون جلد ۲ صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ مصری اور تاریخ الخلفاء واقعات خلیفہ مطیع سے ظاہر ہوتا ہے اور کتاب من لایحضرہ الفقیہ باب النوادر شیعہ میں ہے النیاحتہ من عمل الجاھلیۃ اور خلدون کی اصل عبارت کا ترجمہ یہ ہے جب ۳۵۱ سنہ ہجری تھا تو ایک دن سویرے جامع مسجد بغداد کے دروازہ پر لعنت لکھی ہوئی پائی گئی معاویہ کے حق میں بعدہ عمر جنہوں نے فدک فاطمہ کا غصب کیا تھا اور جنہوں نے امام حسن کے نانا کے پاس دفن نہ ہونے دیا اور جنہوں نے ابوذر کو مدینہ سے نکلوایا اور جنہوں نے عباس کو شورہ سے باہر رکھا اور یہ تحریر معزالدولہ کیطرف منسوب کیگئی اور دوسری رات کسی نے اس نوشتہ کو مٹا دیا اور معزالدولہ نے پھر اسکے لکھوانے کا ارادہ کیا۔ تو کسی اسکے ہم مجلسی نے اس سے روکا۔ اور کہا صرف اتنا ہی لکھوا دو۔ کہ معاویہ اور آل رسول کے ظلم کرنے والوں پر لعنت ہو۔

اور اسی سال ۱۸ ذوالحجہ کو معزالدولہ نے عید غدیر منانے کا لوگوں کو حکم دیا اور اسکے بعد حکم عاشورہ میں ماتم کرنے کا حکم دیا اور ہڑتال کا حکم دیا اور کہا سوگ کے کپڑے پہنو زور سے واویلا کریں۔ اور منہ پر طمانچے ماریں اور عورتیں بال نوچیں۔ چنانچہ لوگوں نے اسکی تعمیل کی اور اسوقت انکا غلبہ تھا۔

آخر اہلسنت اور ان شیعوں کی لڑائی اور لوٹ مار ۳۵۲ سنہ ہجری میں ہوئی فقط اب شیعہ صاحب چاہئیں کہ تم بارہ اماموں کے مقلد ہوئے یا ایرانی شیعوں بادشاہوں کے اور افسوس کہ یہ لوگ اپنے اماموں کے فیصلہ کو بھی نہیں مانتے۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار از کلینی ص ۳۲

حقیقت مذہب شیعہ

حصّہ دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَاَتۡبَاعِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اَمَّا بَعۡدُ خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری سروری تمام برادران اہل سنت والجماعت کو واضح کرتا ہے کہ فرقہ ہائے شیعہ کے دام تزویر سے ہمیشہ اپنے آپ کو محفوظ رکھنا۔ دیکھنا کہیں انکے مکروفریب میں آکر اپنے ایمان کو خیر باد نہ کہدینا۔ اور اس کتاب مستطاب حقیقت مَذۡھب شِیۡعہ کا غور سے مطالعہ رکھنا۔ کیونکہ خادم شریعت نے محض للہ اور افادہ برادران اہل اسلام کہ انکی کتابیں بے بہا قیمت سے خرید کر ان کے عقائد ومسائل وایمان اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم پر انہیں کی کتابوں سے روز روشن کی طرح ان ہر دو حصہ میں ہدیہ ناظرین کر دیئے ہیں۔ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ؕ

سوال۔ کیا شیعہ لوگ اصحابہ ثلاثہ وغیرہ کو برا مانتے ہیں جواب کتب شیعہ سے دو۔

الجواب۔ بیشک یہ لوگ اصحاب ثلاثہ وغیرہ اصحابوں کو بدون تین چار صحابہ کے نعوذ باللہ مرتد و کافر ومنافق وفاسق ولعنتی سمجھتے ہیں۔ دیکھو کتاب حق الیقین وحیات القلوب مطبوعہ نولکشو جلد ۲ صفحہ ۷۰۲ وجلد ۳ و ص ۱۳۵ و ۱۲۷ و ص ۱۴۳ وحق الیقین قلمی ص ۶۲ و ۸۵۵ وکتاب معتبر شیعہ فروع کافی کلینی روضہ جلد ۳ ص ۱۱۵ سطر ۱۴ عَنۡ اَبِیۡ جَعۡفَرٍ عَلَیۡہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ النَّاسُ اَھۡلُ رِدَّۃٍ بَعۡدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ اِلَّا ثَلٰثَۃً فَقُلۡتُ وَمَنِ الثَّلٰثَۃُ فَقَالَ الۡمِقۡدَادُ بۡنُ الۡاَسۡوَدِ وَاَبُوۡ ذَرٍّ غِفَارِیۡ وَسَلۡمَانُ الۡفَارِسِیۡ رحمۃ اللہ علیہم یعنی امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ بعد وفات نبی علیہ السلام کے سب مرتد ہو گئے سوا تین شخصوں کے راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے پوچھا کہ وہ تین شخص کون تھے۔

فرمایا کہ مقداد بن الاسود و ابوذر غفاری و سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہم۔ اور علاوہ اسکے یہ لوگ اہل سنت والجماعت کو بھی منافق و کافر سمجھتے ہیں دیکھو جامع عباسی و کافی کلینی و تحفۃ المومنین و تحفۃ العوام۔ ان کتابوں میں لکھا ہے کہ اہل سنت والجماعت کا جنازہ نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور اگر تقیہ کے طور سے پڑھا جاوے تو سنی میت کے حق میں شیعہ جنازہ پڑھنے والا یہ کہے کہ اے اللہ اسکے شکم کو آگ سے پُر کر دے اور مومنین کے درمیان اسکو ذلیل اور خوار کر اور اسپر آگ مسلط کر دے۔ اور تحفۃ العوام میں لکھا ہے کہ شیعہ عورت کا سنی مرد سے نکاح جائز نہیں۔

سوال:۔ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ نعوذ باللہ ایمان دار نہ تھے۔ اگر وہ ایماندار تھے تو سنی میدان مناظرہ میں نکلکر ثابت کریں۔ لہذا عرض ہے کہ آپ مہربانی فرماکر قرآن مجید اور انکی کتابوں سے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایماندار ہونا ثابت کریں۔ اور اللہ تعالٰے سے اجر عظیم حاصل کریں۔

الجواب۔ قرآن مجید اور کتب شیعہ معتبرہ اصحاب ثلاثہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان دار کامل اور اکمل ہونے پر شاہد ہیں۔ یہ محض شیعہ صاحبان کا تعصب و دلی عناد صحابہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قدیم سے ہی چلا آتا ہے۔ اور اپنی کتابوں میں یہاں تک لکھ مارا ہے۔ کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے بعد سب کے سب صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔ صرف دو تین فرد مسلمان رہ گئے تھے۔ خدا کی پناہ ایسے متعصبین پر کہ جنھوں نے اکمل دین متین اور آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صادق نبوت اور تمام عمر کی محنت شاقہ کو اپنی قلم سے بوجہ حسد کے نیست و نابود کر دکھایا۔ اور آنحضور علیہ السلام کی تعلیم و تبلیغ کو نہایت کمزور بناکر لوگوں کے سامنے اپنے اپنے دلی عناد کا گیت گایا۔ اور اپنے دلی پھپھولے پھوڑکر بزرگان دین کے حق میں گستاخیاں کیں اور اپنی ہمہ دانی کی ڈینگیں مارکر اپنے ہم مشربوں کا دل خوش کیا اور آئے دن بھی انکا یہی وتیرہ ہے اب ناظرین باتمکین ذرہ غور اور دلی تدبر سے ہمارے دلائل قاطعہ اور براہین لامعہ کو ملاحظہ فرماکر انصاف کی داد دیں:۔

وَهُوَ هٰذَا

نوٹ: تحفۃ العوام میں لکھا ہے کہ شیعہ عورت کا سنی مرد سے نکاح جائز نہیں۔ فقط

آیت نمبر اول وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ سورہ توبہ آیت نمبر ۲ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ
السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ سورہ فتح
آیت نمبر ۳ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ

ترجمہ آیت نمبر اول۔ اور سب سابقین اولین مہاجرین وانصار اور جو لوگ انکے تابع ہوئے نیکی کے ساتھ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ اور تیار کیا اللہ نے ان کیواسطے جنات بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے اس میں ہمیشہ کو یہ بڑی مراد پانی ہے فائدہ اس آیت کریمہ سے صاف صاف واضح ہوا۔ کہ تمام مہاجر وانصار اور ان کے تبع صاحب و اہل جنت ہیں۔ کیونکہ جب جمع پر الف لام آجاتا ہے۔ تو وہاں معنے استغراق و عموم کے ہوتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ تمام مہاجر وانصار عادل و مقبول اور ہمیشہ جنت میں رہینگے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اسپر شاہد ہے اور جو شیعہ کہتے ہیں کہ اس سے چار پانچ آدمی جو مسلمان رہ گئے تھے وہ ہیں سو یہ ان کا کہنا نہایت جاہلیت پر دال ہے چونکہ ان میں ایک فرد بھی انصار نہ تھا۔ اور جو شخص مہاجرین وانصار اور انکے متبعین کو نعوذ باللہ منافق یا کافر کہتا ہے۔ وہ خود بحکم آیت کریمہ کے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ترجمہ آیت نمبر ۲ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ انکے ساتھ ہیں۔ وہ سخت تر ہیں کفار پر۔ آپس میں مہربان و رحم دل ہیں۔ تو ان کو دیکھتا ہے رکوع کرنیوالے

الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ (سورہ فتح)
آیت نمبر ۴ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ (سورہ انفال) آیت نمبر ۵ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚ وَالَّذِیْنَ
یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ۚ
وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی
بَیْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (سورہ شوریٰ پارہ ۲۵) آیت نمبر ۶ وَعَدَ اللّٰهُ

اور سجود کرنیوالے اور بخشش چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اور رضامندی اوسکی اور انکے چہروں پر نشانی مقبولیت کی ہے سجدوں کے اثر سے۔ یہ مثال ہے ان کی توریت میں اور مثال ہے اُن کی انجیل میں الخ فائدہ اس آیت میں بھی تمام صحابہ وخصوصاً اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی مراد ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ کافروں پر سخت اور آپس میں رحمدل اور مہربان اور اتفاق سے ملک روم وشام وغیرہ پر فتح حاصل کی اور ایک دوسرے کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ اور کھیتی کی مثال بھی کثرت صحابہ پر صادق آتی ہے وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے مصداق بھی تمام صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ہی آتے ہیں۔ اور جو شیعہ لوگ اس آیت سے حضرت علی اور تین چار آدمی مراد لیتے ہیں، وہ بالکل غلط او عقل سے بعید ہے کیونکہ ان پر کھیت کی مثال صادق آتی ہے جو کہ کثرت پر دال ہے اور نہ ہی لفظ اَفْوَاجًا ان پر صادق آتا ہے اور نہ ہی تین چار آدمی بے تعداد کفاروں پر غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے کفار پر غلبہ حاصل کیا یا کوئی ملک فتح کیا ہے۔ تو بتائیں ہم جواب دینگے ؎ ترجمہ آیت نمبر ۳ البتہ راضی ہوا اللہ مومنین سے جب بیعت کی

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ
کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی
ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط سورۃ نور پارہ ۱۸
آیت نمبر ۷ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ
عَلَیْهِمْ ط وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ط سورہ توبہ آیت نمبر ۸ لَئِنْ
لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ
فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِهِمْ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا ط

انہوں نے تیری تحت شجرہ کے پس جانا جو کچھ ان کے دل میں تھا۔ پس اُتاری سکینہ اور
رحمت اُن پر الایہ فائدہ اس آیت کریمہ سے باتفاق سنّی و شیعہ فتح حدیبیہ میں تمام صحابہ و خاصکر
اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیعت آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بسر و چشم
تسلیم کی اور جنتی ہوئے الایۃ ترجمہ آیت نمبر ۴ اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد
کیا بیچ راہ اللہ کے اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہ لوگ وہی ہیں ایمان والے سچے واسطے انکے بخشش ہے اور
رزق ہے باکرامت الایۃ فائدہ اس آیت میں بھی مہاجرین و انصار کی بڑی صفت فرمائی ہے اور وعدہ انعام بخاریکا فرمادیا ہے
ترجمہ آیت نمبر ۵ اور وہ اجر جو خدا کے ہاں بہت بہتر اور پائدار ان لوگوں کیلئے ہے۔
جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور
بے حیائی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ اور جب اُن کو غصہ آجاتا ہے تو ان لوگوں کی
خطاؤں سے درگذر کرتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔
اور آپس کے مشورہ سے اپنا امیر مقرر کر لیتے ہیں۔ اور جو ہمنے انکو دے رکھا ہے اس سے راہ
خدا میں خرچ کرتے ہیں الایۃ فائدہ اِن آیات سے بھی مہاجرین و انصار کا ایمان د؛ رہونا۔
اور انکے افعال و اقوال پر خداوند کریم کا راضی اظہر من الشمس ہے اور اس سے مسئلہ خلافت

مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ۝ (سورۃ احزاب پارہ ۲۲)
آیت نمبر ۹ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ
سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ (سورۃ توبہ)

بھی حل ہوگیا ہے۔ ناظرین خود غور کریں۔ ترجمہ آیت نمبر ۶ وعدہ دیا ہے۔ اللہ تعالٰے نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے یعنے تمکو اور کئے انہوں کام اچھے کہ ضرور ضرور خلیفہ بنائیگا۔ اُن کو زمین میں جیسے خلیفہ بنایا تھا اُن لوگوں کو جو اُن سے پہلے تھے۔ اور ضرور ضرور قرار پذیر کریگا انکے اس دین کو جو خدا نے ان کیلئے پسند کیا اور ضرور بدلا دیگا ان کے خوف کو امن سے۔ فائدہ اس آیت سے بھی مراد خلفاء ثلاثہ مراد ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالٰی مومنین حاضرین کو مخاطب ہو کر وعدہ دیتا ہے۔ اور تمکین دین وخلافت موعودہ بھی انہیں کو حاصل ہوئی۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زمانہ خلافت بقول شیعہ تمکین دین وخلافت موعودہ بھی انہیں کو حاصل ہوئی۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو زمانہ خلافت بقول شیعہ تمکین دین نہ حاصل ہوئی۔ دیکھو روضہ کافی صفحہ ۲۹ وَلَوْ حَمَلْتُ النَّاسَ عَلٰى تَرْكِهَا وَحَوَّلْتُهَا اِلٰى مَوَاضِعِهَا وَاِلٰى مَا كَانَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عليه وآله وسلم لَتَفَرَّقَ عَنِّيْ جُنْدِيْ۔ اب شیعہ صاحب بتائیں کہ اس آیت کریمہ کے اور کون لوگ مراد ہیں۔ ترجمہ آیت نمبر ۷ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں پر سختی کر اُنپر اور ٹھکانا اُن کا جہنم ہے اور وہ بُری جگہ رہنے کی ہے۔ فائدہ اس آیت کریمہ سے صاف صاف

آیت نمبر ۱۱ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۲ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

ثابت ہوا کہ اصحاب ثلاثہ کامل ایماندار تھے اگر منافق یا کافر نعوذ باللہ ہوتے تو ضرور رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم انکے ساتھ جہاد کرتے اور انکے ساتھ رشتہ داریاں نہ کرتے اور اُن کو امام نہ بناتے ؛ **ترجمہ آیت نمبر ۸** اگر نہ باز آئیں منافق اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے اور بری خبر اُڑانے والے مدینہ میں تو ضرور اے نبی ہم آپکو انپر برانگیختہ کرینگے پھر آپکے قریب مدینہ میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دنوں ان پر لعنت ہوگی جہاں جائینگے، اور قتل کئے جائینگے۔ جیسا کہ حق ہے قتل کئے جانیکا **ترجمہ آیت نمبر ۹** اے ایمان والو جو تمسے مرتد ہو جائیگا۔ اپنے دین سے عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لائیگا جو اللہ رسول کی محب و محبوب ہوگی۔ ایمان والوں پر نرم ہوگی۔ کافروں پر سخت ہوگی۔ وہ اللہ کے راہ میں جہاد کرینگے۔ اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرینگے **فائدہ** شیعہ صاحب کہ اصحاب ثلاثہ پر کون لوگ غالب رہے اور کن لوگوں نے انپر تسلط کیا۔ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے سب پر تسلط کیا۔ نعوذ باللہ اگر خلفاء ثلاثہ بقول شیعہ مرتد ہو گئے تھے۔ تو یہ آیت کس طرح پر آپکے نزدیک سچی سمجھی جائیگی فقط **ترجمہ آیت نمبر ۱۱** اگر نہ مدد دو گے تم اسکو پس مدد دی اسکو اللہ نے جس وقت نکال دیا تھا اسکو ان لوگوں نے جو کافر ہوئے دوسرا دو میں کا جس وقت دونوں بیچ غار کے تھے جس وقت کہتا تھا واسطے رفیق اپنے کے

مت غم کھا بیشک اللہ ساتھ ہمارے ہے۔ پس اُتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر اسکے الخ فائدہ اس آیت میں تمام مفسرین شیعہ وسنی کا اتفاق ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رفیق عتیق حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ دیکھو تفسیر امام حسن عسکری معتبرہ شیعہ وغیرہ میں بایں طور مسطور ہے۔ کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بحکم وحی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور مکر و فریب کفار سے آگاہ کیا اور معاونت طلب کی حضرت نے بر سر و چشم آنحضور علیہ السلام کا حکم تسلیم کیا اور جان قربان کی پھر بحکم وحی حضرت ابابکر صدیق رضہ کے خانہ میں تشریف لائے اور تمام ماجرہ بیان کیا۔ تو حضرت ابابکر صدیق رضعنہ نے بھی دل و جان سے آقائے نامدار کا حکم مانا اور آنحضور نے بحق حضرت ابابکر صدیق کے یہ الفاظ فرمائے جن میں ماضی کے صیغہ آتے ہیں وہو ہذا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاجَرَمَ اِنْ اَطْلَعَ اللّٰہُ فِیْ قَلْبِکَ وَوَجَدَ مَا فِیْہِ مُوَافِقًا لِمَا جَرٰی عَلٰی لِسَانِکَ جَعَلَکَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ وَبِمَنْزِلَۃِ الرُّوْحِ مِنَ الْبَدَنِ الخ من عینہ تفسیر امام حسن عسکری صـــ ۲۲۱ ترجمہ فرمایا آنحضور علیہ السلام نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہوا اور پائی تیرے دل کی بات موافق زبان تیری کے تحقیق خدا نے تجھکو بمنزلہ میری سمع و بصر کے گردانا اور تجھکو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہے اور صاحب حملہ حیدری شیعہ و ترجمہ غزوات نصر حیدری کے صـــ ۲۶۵ و ۲۶۷ وغیرہ میں یوں اسی قصہ کو تحریر فرماتے ہیں۔ ســـ

چنیں گفت راوی کہ سالارِ دیں
ز نزدیک آں قوم پُر مکر رفت
پئے ہجرت او نیز آمادہ بود!
نبی بر درِ خانہ اش چوں رسید
چوں بوبکر زاں حال اگاہ شد
چو رفتند چندیں بدامانِ دشت
ابوبکر انگہ بدوشش گرفت
کہ ورکس چناں قوت آمد پدید
برفتند القصہ چندے دگر!

چو سالم بحفظ جہاں آفریں
بسوئے سرائے ابوبکر رفت
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
بگوشش ندائے سفر در کشید
ز خانہ بروں رفت ہمراہ شد
قدوم فلک سائی مجروح گشت
ولے زیں حدیث است جائے شگفت
کہ بارے نبوت تواند کشید
چو گردید پیدا نشانِ سحر

بدیدند غارے دراں تیرہ شب — کہ خواندے عرب غار ثور لقب
گرفتند در جوف آں غار جائے — ولے پیش بنہاد ابابکر پائے
بہر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید — قبا را بدرید و آں رخنہ چید
درآمد رسول خدا ہم بہ غار — نشستند یک جا بہم ہر دو یار
نبی گفت پس پور بوبکر را — کہ اے چوں پدر اہل صدق و صفا
رسول خدا چوں شدے در نماز — باں اقتدا کردے آں سرفراز
ابوبکر صدیق فاروق دین — شدہ جاں فدائے رسول آمین

اور تفسیر قمی ذیل آیت کریمہ فی الغار صـ۲۶۷ میں بایں الفاظ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے مسطور ہے: قَالَ اَبِی عبد اللہ علیہ السلام لَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ فِی الْغَارِ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سَفِیْنَۃِ جَعْفَرٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ یَقُوْمُ فِی الْبَحْرِ وَاَنْظُرُ اِلَی الْاَنْصَارِ مُحْتَبِیْنَ فِیْ اَفْنِیَتِہِمْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَتَرٰی ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَرِنِیْھِمْ فَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ فَرَاٰھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنْتَ الصِّدِّیْقُ الخ ترجمہ امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جب آنحضور علیہ السلام غار میں تھے ابوبکر کو کہا گویا اسوقت میں وہ کشتی دیکھ رہا ہوں جس میں جعفر اور اُسکے ساتھی سوار ہیں اور وہ دریا میں کھڑی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ انصار اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ مجھے بھی دکھائیے آپ نے انکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا۔ پس ابوبکر صدیق نے سب کچھ دیکھا۔ پھر حضور نے فرمایا تو صدیق ہے۔ اس حدیث سے تین امر ظاہر ہوئے یار غار ہونا اور آنحضور کا ہاتھ مونہہ مبارک پر پھیرنا اور لقب صدیق پانا اور کتاب شیعہ فروع کافی جلد ۲ صـ۷ میں بہ نسبت حضرت ابوبکر و سلمان فارسی و ابوذر کا عمل اظہار فرما کر امام صادق کا حکم سنانا وَمَنْ اَزْھَدُ مِنْ ھٰؤُلَآءِ وَقَدْ قَالَ فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ترجمہ کون فضیلت رکھتا ہے ان لوگوں سے یعنے (خلیفہ ابوبکر صدیق و ابوذر غفاری وغیرہ اصحاب پر) زیادہ ازروئے تقوی و زہد کے جیسا کہ فرمایا بیچ انکے رسول اللہ نے اور کتاب مجالس المؤمنین صـ۸۹ مطبوعہ ایران میں یوں مسطور ہے۔ مَا سَبَقَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ

لہ جلد دوم ... مطبوعہ ... صـ۲۱ ... سورہ المؤمنون ...

بِصَوْمٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ وَّلٰکِنْ بِشَیْءٍ وُقِرَ فِیْ قَلْبِہٖ ترجمہ یعنی نہیں بزرگی لیگیا تم میں سے ابوبکر صدیق نماز پڑہنے اور روزے رکھنے سے و لیکن بزرگی لیگیا اس شئے کے ذریعہ سے جو اسکے دل میں ڈالی گئی تھی، یعنی محبت، اور کتاب احتجاج طبرسی میں امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے لَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلَ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَسْتُ بِمُنْکِرٍ فَضْلَ عُمَرَ وَلٰکِنْ اَبَا بَکْرٍ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ الخ ترجمہ یعنی فرمایا امام باقر علیہ السلام نے کہ میں ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کی فضائل سے انکار نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ ابابکر صدیق زیادہ افضل ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے الخ اور مجمع البیان میں ہے عَنِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ اِنَّ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ اَبُوْبَکْرٍ لِاَنَّہٗ اشْتَرٰی بِمَالِہٖ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا مِثْلَ بِلَالٍ وَعَامِرِبْنِ فُھَیْرَۃَ وَغَیْرِھِمَا وَاَعْتَقَہُ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ الخ یعنی حضرت ابابکر صدیق رضؓ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ اور غلاموں کو بسبب اسلام میں داخل ہونے کے خرید لیتے پھر ان کو خداوند کی رضامندی کے لئے آزاد کردیتے مانند حضرت بلال وحضرت عامر وغیرہ کے اور وہ شخص اہل جنت ہوا جس نے اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا۔ اب شیعہ صاحب غور سے سمجھ لیں۔ اور اس آیت نمبر ۱ کو بھی ملاحظہ کریں وہو ہذا۔ تم بہترامت سے بہتر ہو جو کہ ظاہر کیگئی لوگوں کے لئے حکم دیتے ہو تم اچھی بات کا اور روکتے ہو تم بُرے کاموں سے اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر فائدہ اس آیت کریمہ سے بھی فضیلت خلفاء ثلثہ وغیرہ کی پائی جاتی ہے کیونکہ اس آیت میں بھی صیغہ حاضر مخاطب کا ہے جو حاضرین موجودہ کیلئے بولا جاتا ہے۔ اور یہ تمام اوصاف اصحاب ثلثہ رضوان اللہ علیہم میں پائے جاتے ہیں جو بقول شیعہ حضرت علی میں یہ اوصاف نہ تھے۔ کیونکہ وہ حق امر کرنے سے مجبور تھے جیساکہ فروع کافی، روضہ ص۲۹ میں گذرا ہے اور اصول کافی کلینی میں ہے کُفُّوْا عَنِ النَّاسِ وَلَا تَدْعُوا اَحَدًا اِلٰی اَمْرِکُمْ ھٰذَا یعنی امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ باز رہو لوگوں سے اور مت بلاؤ اپنے امر مذہب کی طرف کسی کو۔ اور ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ اگر تم امر حق کو ظاہر کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ذلیل کریگا۔

اب شیعہ صاحبان بتلائیں کہ اس آیت کے نزول کیوقت کون کون لوگ موجود تھے، اور کن کے حق میں صادق آتی ہے فقط

ترجمہ آیت نمبر ۱۲۔ پس وہ لوگ جو ہجرت کی جن لوگوں نے اور نکلے وہ لوگ اپنے شہر سے اور تکلیف دیئے

گئے بیچ راہ میں اور مقابلہ کیا ان لوگوں نے کفار سے اور مقتول ہوئے البتہ دور کردیگا بُرایاں اُنکی اور ضرور داخل کرونگا میں انکو جنت میں جسکے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ثواب اللہ کے نزدیک سے اور اللہ کے نزدیک ان کا عمدہ ثواب ہے فائدہ اس آیت کریمہ سے اوصاف صحابہ مہاجرین کے بیان فرماکر ان کو قطعی جنتی ہونیکا وعدہ فرماتا ہے دیکھو تفسیر شیعہ معتبر خلاصۃ المنہج وغیرہ اور سورہ انفال پارہ دس زیر اس آیت لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ کے مفسرین شیعہ وسنی کے آئمہ مجتہدین لکھتے ہیں کہ جب جنگ بدر میں فتح ہوئی اور کفار لوگ قیدی ہوئے تو اُن کی نسبت آپ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ ان کو کس طرح کیا جاوے سو ابوبکر الصدیق نے رائے ان سے فدیہ لیکر چھوڑ دینے کی ظاہر کی اور حضرت عمر فاروق رضہ نے یہ رائے دی کہ اپنے اپنے رشتہ دار اپنے رشتہ دار کی ہی گردن مارے اور کچھ لحاظ اپنی رشتہ داری کا نہ کرے تاکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں کچھ فرق نہ آئے آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابابکر صدیق کی رائے پر عمل کیا۔ اور صاحب حق الیقین شیعہ نے لکھا ہے کہ حضرت کا اصحابوں سے مشورہ لینا بھی خصوصیت رکھتا تھا دیکھو مقصد ۹ باب ۱۴ اور کتاب خلاصۃ المنہج کا مقصر لکھتا ہے کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند واز جملہ ایشاں عباس وعقیل بودند حضرت در باب ایشاں باصحاب مشاورہ کرد ابوبکر کہ از مہاجرین بود گفت یا رسول اللہ اکابر و اصاغر ایں قوم اقارب وعشائر تو اند اگر ہر یک بقدر طاعت و استطاعت فدیہ بدہد باشد کہ روزے بدولت اسلام برسد الخ اور تفسیر شیعہ منہج الصادقین ذیل آیت مسطورہ کے لکھتا ہے۔

کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اگر عذاب نازل شدے غیر از عمر و سعد و معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسے نجات نمی یافت الخ

اب شیعان کو لازم ہے کہ مہربانی فرماکر انصاف کا خون نہ کریں اور اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم کو بُری الفاظ سے یاد نہ کریں کیونکہ انکا مہاجرین وصاحب بدر و اہل جنتی ہونا بدلائل قاطعہ ثابت ہو چکا ہے۔ ہاں اگر آپ کو بوجہ عناد وحسد کے آیات قرآن مجید عثمان ذوالنورین کے جمع شدہ پر اعتبار نہیں۔ اور اپنے امام کلینی پر عمل ہے جس نے یوں لکھا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کلہ کما انزل الا کذاب۔ تو لو اب ہم کتب معتبرہ

سے ہی خلفاء ثلثہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کامل ایماندار ہونا ثابت کر دیتے ہیں وھوھذا

ثبوت ایمان دار ہونا خلفاء ثلاثہ وغیرہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا از کتب شیعہ

شیعان پاک کے مذہب میں بڑی معتبر کتاب نہج البلاغت جسکو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اسکی جزو ۲ صـ۸ سطر ۲ مطبوعہ مصر میں بایں طور خط حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بنام امیر معاویہ کے مسطور ہے۔ وَمِنْ کِتَابٍ لَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ اِنَّهٗ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَّخْتَارَ وَلَا لِلْغَائِبِ اَنْ يَّرُدَّ وَاِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی رَجُلٍ وَسَمَّوْهُ اِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًی فَاِنْ خَرَجَ عَنْ اَمْرِهِمْ خَارِجٌ بِطَعْنٍ اَوْ بِدْعَةٍ رَدُّوْهُ اِلٰی مَا خَرَجَ مِنْهُ فَاِنْ اَبٰی قَاتَلُوْهُ عَلَی اتِّبَاعِهٖ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلَّاهُ اللّٰهُ مَا تَوَلّٰی وَلَعَمْرِيْ يَا مُعَاوِيَةُ لَئِنْ نَظَرْتَ بِعَقْلِكَ دُوْنَ هَوَاكَ لَتَجِدُنِيْ اَبْرَءَ النَّاسِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ وَلَتَعْلَمَنَّ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْ عُزْلَةٍ عَنْهُ اِلَّا اَنْ تَتَجَنّٰی فَتَجَنَّ مَا بَدَا لَكَ وَالسَّلَامُ فقط

اور اس عبارت کا ترجمہ صاحب آئینہ رنگ شیعہ نے صـ۳۷۹ پر یوں تحریر کیا ہے۔ فرمان امیر علیہ السلام کا معاویہ کو بیشک مجھ سے ایسی قوم نے بیعت کی ہے جس نے ابوبکر و عمر و عثمان سے کی تھی اور اسی امر خلافت پر بیعت کی ہے جسپر اشخاص مذکورہ کی وقوع میں آئی تھی اب کسی شخص کو اختیار نہیں کہ وہ اپنے لئے ایک علیحدہ راستہ اختیار کرے اور نہ شخص غائب کو اس امر کا مجاز ہے کہ وہ اسکی تردید کرے۔ حقیقۃً شوریٰ مہاجرین و انصار کیلئے ہی زیبا ہے جس شخص پر انہوں نے جماع کر لیا اور اس شخص کو امام کے نام سے سرزد کر دیا ہو۔ تو ان کا اجماع خوشنودی پروردگار عالم ہے۔ اور اگر کوئی خارج ہونیوالا انکے حکم سے طعن زنی احداث بدعت کر کے نکل گیا تو اسی اجماع کیطرف لوٹا دو جس سے وہ خارج ہوا ہے اور اگر اسنے انکار کیا تو اس سے مقابلہ کرو۔ کیونکہ وہ سبیل المومنین کے برخلاف اتباع کر رہا ہے اور پروردگار عالم اسی کام کی طرف متوجہ کر دیگا۔ جسکی طرف اسنے توجہ کی ہے بس او معاویہ مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ اگر تو دل کی آنکھوں

سے دیکھے اور خواہشات بیجا کی پیروی نہ کرے تو تجھے خون عثمان سے سب لوگوں سے زیادہ بری اور مُبّرا پائیگا تجھے معلوم ہو جائیگا کہ میں اس سے علیحدہ ہو کر گوشہ نشین تھا۔ مگر یہ دوسری بات ہے تو اس شخص سے خون طلب کرے جو خون بہانے والا نہیں۔ اگر ایسا ہو تو شوق سے دعویٰ جو تجھے معلوم ہوا ہے فقط والسلام **فائدہ** سبحان اللہ اللہ اکبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے کس قدر فضیلت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ظاہری ہوئی۔ اور ان کی خلافت راشدہ کی بنیاد اجماع مہاجرین و انصار پر قائم رکھکر اپنی خلافت حقہ کا ثبوت پیش کیا۔ اور اس کمیٹی سے انکار کنندہ کو گمراہ اور بدعتی بیان فرماکر اسکے قتل کا حکم دیا اور خلافت کی بنا کو اجماع مہاجرین و انصار پر قائم رکھا اور اپنی بریّت خون حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کیلئے کس احسن طریق پر فرمائی اور اس قرآن مجید موجودہ حضرت خلیفہ ثالث کے جمع شدہ کی آیات بینات کی کیسی عمدہ اور با ایمان طرح سے مان کر تفسیر فرمائی اور خلافت راشدہ کے انکار کنندہ کو بڑی ناراضگی سے جہنمی فرمایا۔ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خون عثمان کی نسبت مطالبہ حق کا دیا۔ پس خادم شریعت کہتا ہے۔ کہ اب شیعاں پاک دارہ انصاف و ایمان سے فرمائیں کہ کیا یہ خطبہ طیبہ سے انکا ایمان دار ہونا ثابت ہوا یا نہ۔ اور انکی حقہ خلافت سے انکار کرنیوالا ایماندار ہونا یا کچھ اور بیان کرو اور اسکے علاوہ ان کی کتاب مجالس المومنین معتبر شیعہ مطبوعہ ایران کے صفحہ ۸۹ پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں مروی ہے جسپر شیعان پاک کا بڑا ناز ہے فرماتے ہیں۔ کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَا سَبَقَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَوْمٍ وَّلَا صَلٰوۃٍ وَلٰکِنْ بِشَیْءٍ وَّقَرَ فِیْ صَدْرِہٖ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ اپنے یاروں میں فرمایا کرتے تھے زیادہ نماز پڑھنے اور روزے رکھنے کے ساتھ ابوبکر تم پر سبقت نہیں لیگئے بلکہ اس سب سے سبقت حاصل کی جو اسکے سینہ میں ڈالی گئی تھی۔ اور کتاب نہج البلاغت مطبوعہ مصر حصہ اول صفحہ ۲۲۹ پر یوں مرقوم ہے لَقَدْ رَاَیْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ فَمَا اَرٰی اَحَدًا مِّنْھُمْ یُشْبِھُہٗ لَقَدْ کَانُوْا یُصْبِحُوْنَ شُعْثًا غُبْرًا وَّقَدْ بَاتُوْا سُجَّدًا وَّقِیَامًا یُرَاوِحُوْنَ بَیْنَ جِبَاھِھِمْ وَخُدُوْدِھِمْ یَقِفُوْنَ عَلٰی مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِکْرِ مَعَادِھِمْ کَاَنَّ بَیْنَ اَعْیُنِھِمْ رُکَبُ الْمِعْزٰی مِنْ طُوْلِ سُجُوْدِھِمْ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ ھَمَلَتْ اَعْیُنُھُمْ حَتّٰی تَبُلَّ جُیُوْبَھُمْ وَمَادُوْا کَمَا یَمِیْدُ الشَّجَرُ یَوْمَ الرِّیْحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِّنَ الْعِقَابِ

نوٹ: سُئِلَ الامام جعفر علیہ السلام عن حلیۃ السیف ھل یجوز قال نعم قد حلّی ابوبکر الصدیق سیفہ فقال الراوی القول ھکذا الامام عن مقامہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم

وَرَجَاءً لِلثَّوَابِ الخ اس عبارت کا ترجمہ صفا نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغت کے صفحہ ۱۳۲

پر تمام اصحابؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعریف ربانی حضرت مولانا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کہ آپ نے اپنے شیعوں کو فرمائی یوں مرقوم ہے:۔ بیشک مینے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ تم میں کوئی بھی انکی نظیر دکھائی نہیں دیتا وہ اس حالت میں صبح کرتے

تھے کہ اُلجھے ہوئے بال غبار آلودہ چہرے اُن کی راتیں قیام وسجود میں گذرتی تھیں کبھی ان کی پیشانیاں

صرف سجود میں ہوتی تھیں کبھی رخسارے وہ اپنے معاد کے ذکر سے ایسے ہوجاتے تھے جیسے ان

میں ذرا بھی حس وحرکت نہیں رہتی تھی سجدوں کے طول سے انکی آنکھوں کے درمیان پیشانیوں

پر گڑھے پڑ گئے ایسے ہو گئے تھے جیسے بکریوں کے زانو جب خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا تو انکی آنکھیں

اشکبار ہوتی ہوئیں جیب ودامن کو تر بتر کر دیتی تھیں۔ وہ خوف عقوبت اور امید ثواب سے

ایسے لرزتے تھے جیسے سخت آندھی کے وقت درخت جنبش کیا کرتے ہیں الخ

فائدہ اب شیعہ صاحبان انصاف سے فرماویں کہ یہ کون لوگ تھے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم کے تھے یا کہ صرف سلمان فارسی ومقداد وابوذر غفاری جو کہ بقول تمہارے

بدون انکے سب مرتد ہو گئے تھے۔ اگر یہ ہیں تو انہیں یہ اوصاف بیان فرمادیں اور انکا انتقال

اور غائب ہونا قبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ثابت کریں "تاکہ یہ کلمات انہیں پر صادق

آئیں" یا اس روایت کلینی وحق الیقین کو رد کریں عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ کَانَ

النَّاسُ اَهْلَ رِدَّةٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِلَّا ثَلٰثَةً فَقُلْتُ وَمَنْ ثَلٰثَةٌ

فَقَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَ اَبُوْذَرٍ الْغِفَارِیْ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ۔ دیکھو روضہ

کافی صفحہ ۱۱۵ سطر ۱۲۔ ذرا غور وتفکر سے جواب دیں۔ ترجمہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

سب لوگ بعد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتد ہوگئے تھے (معاذ اللہ منہ) بدوں تین شخصوں کے

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ وہ تین شخص کون تھے امام نے فرمایا مقداد بن اسود ابوذر غفاری

وسلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہم۔

خادم شریعت کہتا ہے کہ اس سے مراد خلفاء ثلاثہ وغیرہ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ہیں۔

کیونکہ یہ تفسیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مطابق آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ کے ہے۔

اور کتاب خصال شیعہ بزبان و رافضیان امام صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہے کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا ثَمَانِیَۃُ اَلْفٍ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ وَاَلْفَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْمَدِیْنَۃِ
وَاَلْفَیْنِ مِنَ الطُّلَقَاءِ لَمْ یُرَ فِیْہِمْ قَدَرِیٌّ وَلَا مُرْجِیٌّ وَلَا مُعْتَزِلِیٌّ وَلَا صَاحِبُ رَاْیٍ
وَکَانُوْا یَبْکُوْنَ اللَّیْلَ وَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ اقْبِضْ لَنَا رُوْحَنَا قَبْلَ اَنْ نَّاْکُلَ خُبْزَ الْخَمِیْرَۃِ
یعنی تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ ہزار جن میں آٹھ ہزار مدینہ کے اور دو ہزار غیر مدینہ
کے اور دو ہزار جو اسیر چھوڑ دیئے گئے تھے نہ تھا ان میں کوئی قدری اور نہ مرجیہ اور نہ معتزلی اور نہ صاحب
رائے اور رات کو روتے رہتے تھے اور کہتے تھے الٰہی قبض کر ہماری جانوں کو پہلے آٹے کی روٹی کھانے
سے الخ اور باقی کتاب حیات قلوب صہ جلد میں ملاحظہ کرو الخ۔ پس اس روایت سے بھی
صاف صاف ثابت ہوگیا ہے۔ کہ اس سے مراد تمام صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں۔ ہاں
اگر شیعہ کہیں کہ مراد شیعہ لوگ تھے یا سلمان فارسی و ابوذر ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں کیونکہ شیعوں
کو تو فرما رہے ہیں کہ تم سے مثل اصحاب رسول خدا صلعم کے ایک بھی نہیں ہے وہ ایسے تھے ایسے تھے
اگر یہ تینوں ہی ہوتے تو پھر بھی یوں نہ فرماتے بلکہ یوں فرماتے کہ یہ تینوں ایسے ہیں ایسے ہیں۔ اور
اسکی تائید پر یہ دلیل ہے جو کہ صاحب ہدیۃ الشیعہ نے صہ۹ پر فصول امامیہ شیعہ سے نقل کی ہے۔
عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَلْبَاقِرِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لِجَمَاعَۃٍ خَاضُوْا فِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَ
عُمَرَ وَعُثْمَانَ اَلَا تُخْبِرُوْنِیْ اَنْتُمْ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَاَمْوَالِہِمْ
یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالُوْا لَا قَالَ اَفَاَنْتُمْ مِنَ الَّذِیْنَ
تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ہَاجَرَ اِلَیْہِمْ قَالُوْا لَا قَالَ اَمَّا اَنْتُمْ فَقَدْ
بَرِئْتُمْ اَنْ تَکُوْنُوْا اَحَدَ ہٰذَیْنِ الْفَرِیْقَیْنِ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنَّکُمْ لَسْتُمْ مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ ۔ ترجمہ امام
ابو جعفر محمد باقر سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اس قوم کو کہ خوض کیا تھا انہوں نے شان ابوبکر و
عمر و عثمان میں کیا خبر نہیں دیتے تم مجھکو کہ تم مہاجرین میں سے ہو جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں
سے تلاش میں تھے وہ فضل اللہ اور رضامندی اسکی کے اور مدد کرتے تھے اور اللہ و رسول اسکے

کی انہوں نے نہیں فرمایا پھر تم ان لوگوں میں ہو جنہوں نے ٹکانا پکڑا دار مدینہ میں اور ایمان آنے سے پہلے یعنے مہاجرین سے دوست رکھتے تھے مہاجرین کو کہا انہوں نے کہ نہیں فرمایا سوم تم بری ہوئے اس سے کہ ہو تم ایک دو نو فریقین مہاجرین سے اور انصار سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تم میں نہیں ہیں وہ لوگ کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ الخ یعنے یہ کہ جو لوگ آتے ہیں بعد انکے کہتے ہوئے اے رب ہمارے بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو کہ سابق ہوئے ہم سے ایمان میں اور مت کر دلوں ہمارے میں کینہ مومنین کا اے رب ہمارے البتہ تو غفور رحیم ہے الخ اس حدیث ثقلین سے تو صاف صاف فیصلہ ہو گیا اور فضیلت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اظہر من الشمس ہوئی اور ان کے ساتھ کینہ اور بغض رکھنے والوں کی برائی بھی ظاہر ہو گئی۔

اور کتاب نہج البلاغت مطبوعہ مصر صـ۲۸۷ و صـ۲۸۸ و نیرنگ فصاحت صـ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے بطور دھمکی کے اپنے شیعوں کو کہا کہ کہاں ہے وہ گروہ جنھیں اسلام کیطرف بلایا جاتا تھا وہ اسے قبول کر لیتے تھے وہ قرآن کو پڑھتے تھے اور اپنے اعتقادات کو اُسکے ساتھ مضبوط کرتے تھے جہاد کیلئے برانگیختہ ہوتے تھے اور اپنی دودھ دینے والی اونٹنیوں کو انکی اولاد سے جدا کر دیتے تھے وہ اپنی تلواریں میانوں سے کھینچ لیتے تھے وہ دستہ دستہ گروہ گروہ ہو کر زمین پر چھا جاتے تھے اسپر قبضہ کر لیتے تھے بعض ان میں سے ہلاک ہو جاتے تھے بعض نجات پا جاتے تھے نہ زندہ رہنے والوں کی زندگی پر انہیں کوخوشخبری کی آرزو تھی نہ مرنے والوں کی تعزیت میں مصروف ہوتے تھے انکی آنکھیں رو رو تباہ ہو گئی تھیں انکے شکم روزہ رکھتے رکھتے لاغر ہو گئے تھے۔ دعائیں کرتے کرتے انکے ہونٹ سوکھ گئے تھے شب بیداریوں سے زردیاں ان پر چھا گئی تھیں سجدوں کا غبار ان کے چہروں پر موجود رہتا تھا وہ لوگ میرے بھائی تھے جو چلے گئے ہمپر لازم ہے کہ ہم انکی ملاقات کے پیاسے رہیں۔ اور انکی ملاقات کے پیاسے رہیں اور انکی جدائی پر اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹا کریں اور صـ۱۶۸ نیرنگ میں مسطور ہے۔ کہ حضرت مولانا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گروہ کو اپنی خلافت میں بطور نصیحت یوں خطبہ فرمایا۔ افسوس جو کچھ تمنے یاد کیا تھا بالکل بھلا دیا جس شے سے تمہیں ڈرایا گیا تھا تم اس سے اپنے آپکو امن میں سمجھنے لگے اب تمہاری تدبیر تمسے سرگردان ہو گی اور تمہارے امور منتشر اور پراگندہ ہو گئے۔ اب تو میری دعا ہے اور میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں۔ کہ

کہ پروردگار عالم میرے اور تمہارے درمیان تفرقہ اندازی کرے اور مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملحق فرما دے جو کہ تم سے زیادہ میرے لئے لائق ہوں وہ ایسے لوگ تھے کہ قسم خدا کی انکی رائیں اور تدبیریں میمون و مبارک تھیں وہ دانشمندانہ اور حکیمانہ بردباریوں کے مالک تھے وہ راستہ گفتار تھے۔ وہ بغاوت اور جور و ستم کے ترک کرنیوالے تھے گذر گئے درانحالیکہ اُن کے پاؤں طریقہ اسلام پر مستقیم تھے وہ راہ واضح پر چلے وہ ہمیشہ رہنے والے عقبٰے میں فتح و فیروزی حاصل کی نیک اور گوار فیضیاب ہو گئے الخ

فائدہ ان ہر دو عبارتوں سے تمام صحابہ مہاجرین و انصار کے فضائل اور بزرگیاں اظہر من الشمس معلوم ہوئیں . . . . اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شیعہ لوگ ابتدا سے ہی حضرت موصوف کے دشمن تھے ورنہ آپ خدا وند کریم سے یہ دعا مانگتے۔ کہ یا اللہ مجھکو انسے جدا کر اور اسی خطبہ کی وضاحت کتاب نہج البلاغت مصری جلد اول ص ۳۲۵ سے بایں طور معلوم ہوتی ہے۔

وَمِنْ كَلَامٍ لَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ اِسْتَشَارَهُ فِي غَزْوَةِ الْفُرْسِ بِنَفْسِهِ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ وَلَا خِذْلَانُهُ بِكَثْرَةٍ وَّلَا قِلَّةٍ وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ اَظْهَرَهُ وَجُنْدُهُ الَّذِيْ اَعَدَّهُ وَاَمَدَّهُ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ مَا طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰى مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مُنْجِزٌ وَعْدَهُ وَنَاصِرٌ جُنْدَهُ وَمَكَانُ الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ يَجْمَعُهُ وَيَضُمُّهُ فَاِذَا انْقَطَعَ النِّظَامُ تَفَرَّقَ الْخَرَزُ وَذَهَبَ ثُمَّ لَمْ يَجْتَمِعْ بِحَذَافِيْرِهِ اَبَدًا وَالْعَرَبُ الْيَوْمَ وَاِنْ كَانُوْا قَلِيْلًا فَهُمْ كَثِيْرُوْنَ بِالْاِسْلَامِ عَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ فَكُنْ قُطْبًا وَّاسْتَدِرِ الرَّحٰى بِالْعَرَبِ وَاَصْلِهِمْ دُوْنَكَ نَارَ الْحَرْبِ فَاِنَّكَ اِنْ شَخَصْتَ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ اِنْتَقَضَتْ عَلَيْكَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَاءَكَ مِنَ الْعَوْرَاتِ اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكَ اِنَّ الْاَعَاجِمَ اِنْ يَّنْظُرُوْا اِلَيْكَ غَدًا يَقُوْلُوْا هٰذَا اَصْلُ الْعَرَبِ الخ۔

خلاصہ ترجمہ اس عبارت کا یہ ہے تحقیق یہ دین وہ نہیں ہے جسکی فتح و شکست قلت و کثرت لشکر پر ہو۔ یہ دین متین اللہ تعالیٰ کا ہے جسنے اسکو نمودار کیا اور یہ اُسکا لشکر ہے جس نے اسکو تیار کیا۔ مدد دی یہاں تک کہ پہونچا اور نکلا جہاں سے نکلا اور ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو ایفا کرنیوالا ہے اور اپنے لشکر کو مدد دینے والا ہے اور حسب رضا حکومت کی مثال

ایسی ہے جیسے ڈوری جزدل کے دانوں کی ہے اور وہی ڈوری سب دانوں کو یکجا جمع کی ہوئی ہے
اگر وہ ٹوٹ جائے تو دانے سب کے سب بکھر جائیں پھر اپنی پہلی حالت پر کبھی جمع نہ ہوں۔ آج اگرچہ اہل عرب
کم ہیں مگر اسلام کے سبب سے کثیر ہیں۔ اور بوجہ اتفاق کے غالب ہیں۔ پس آپ قطب بن جائیے اور
چکی کو عرب میں چلائیے اور دوسرے لوگوں کو لڑائی کی آگ میں ڈالئے۔ آپ جائیے نہیں کیونکہ اگر
آپ یہاں سے گئے تو تمام اہل عرب چاروں طرف سے آپ پر لوٹ پڑیں گے یعنے آپ کے ساتھ ساتھ
ہوجائینگے۔ تو یہاں تک نوبت پہونچ جائیگی۔ کہ شہر مدینہ خالی ہوجائیگا اور مقابلہ کی فکر سے پیچھے کی فکر
آپکو زیادہ ہوجائیگی۔ اور عجمی لوگ جب حضور کو دیکھیں گے یہ عرب کی بڑی بیخ ہے اگر اسکو کاٹ ڈالا
تو ہمیں ہمیشہ کیلئے آرام ہوجائیگا الخ۔ فائدہ اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی دوستی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ ازحد تھی ورنہ مشورہ لڑائی
ایران کی نسبت کیوں لیتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کیوں ان کو روکتے اور فرماتے کہ آپ
وہاں مت جائیے اور مدینہ منورہ کو خالی مت کیجئے اور آپ قطب بن جائیے اور عرب کی چکی کو خوب
چلائیے اور علاوہ ان فقروں کے انکے لشکر کو لشکر اللہ تعالی اور ان کے دین کو دین اللہ کیوں فرماتے
شیعہ صاحبان انصاف سے جواب دیں۔ اور انکے کامل ایمان دار ہونیکا یقین کریں۔ اور خطبہ ثانیہ کو بھی
ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں جو کہ اسی کتاب نہج البلاغت جلد اول کے صفحہ ۳۱ پر مسطور ہے۔ وہو ہذا۔
مِنْ کَلَامٍ لَهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَدْ شَاوَرَهٗ عُمَرُ فِی الْخُرُوْجِ اِلٰی غَزْوِ الرُّوْمِ بِنَفْسِهٖ وَقَدْ تَوَکَّلَ اللّٰهُ
لِاَهْلِ هٰذَا الدِّیْنِ بِاِعْزَازِ الْحَوْزَةِ وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ وَالَّذِیْ نَصَرَهُمْ وَهُمْ قَلِیْلٌ لَا
یَنْتَصِرُوْنَ وَمَنَعَهُمْ وَهُمْ قَلِیْلٌ لَا یَمْتَنِعُوْنَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اِنَّكَ مَتٰی تَسِرْ اِلٰی هٰذَا
الْعَدُوِّ بِنَفْسِكَ فَتَلْقَهُمْ فَتُنْكَبْ لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ كَانِفَةٌ دُوْنَ اَقْصٰی بِلَادِهِمْ
لَیْسَ بَعْدَكَ مَرْجِعٌ یَرْجِعُوْنَ اِلَیْهِ فَابْعَثْ اِلَیْهِمْ رَجُلًا مُجَرَّبًا وَاحْفِزْ مَعَهٗ اَهْلَ
الْبَلَاءِ وَالنَّصِیْحَةِ فَاِنْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فَذَاكَ مَا تُحِبُّ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰی كُنْتَ رِدْءًا
لِلنَّاسِ وَمَثَابَةً لِلْمُسْلِمِیْنَ الخ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے جبکہ مشورہ
جہاد روم کیلئے لیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اس دین والونکا خود ذمہ وار ہے
جس نے کمزوروں کو طاقت عطا فرمائی ہے اور وہ حی قیوم ہے آپ روم کیطرف تشریف نہ لیجائیں کیونکہ

اگر آپ چلے جائینگے تو پھر مسلمانوں کا مرجع و پشت پناہ آپکے بعد کون شخص ہوگا۔ اور اس دین کا حافظ اللہ تعالیٰ ہے۔ **فائدہ** اب شیعہ صاحبان ایمان سے فرمائیں کہ امیر المؤمنین کی زبان درفشاں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان دار ہونا ثابت ہوا یا نہ۔ اگر نہیں تو فرمائیے کہ مرجع و پشت پناہ و تکیہ گاہ مومنین کون شخص ہوتا ہے اور بدوں حضرت عمر فاروق کے کسکو کہا گیا ہے ذرہ انصاف سے جواب دیں۔ اگر شیعہ صاحبان پھر بھی کہیں کہ اصحاب ثلاثہ نعوذ باللہ ایمان دار نہ تھے تو انکی مرضی۔ لیجئے اب ہم فروع کافی معتبر کتاب شیعہ سے یہی انہی کے فضائل تحریر کر دیتے ہیں۔ وھو ہذا۔

راوی کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ جہاد کرنا ہر ایک مرد پر واجب ہے آپنے جواباً فرمایا کہ جس شخص میں یہ اوصاف ہوں اُسپر واجب ہے۔ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ الخ نقل از فروع کافی جلد اول صفحہ ۶۱ اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے کہ آیت اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ اہل مکہ کے بارہ میں نازل ہوئی تھی اور پھر راوی نے دریافت کیا کہ جن لوگوں نے قیصر و کسرٰے یعنے ایران و روم کو فتح کیا انکے بارہ میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپنے چند دلائل قاطع انہیں مومن کامل فرمایا۔ وَلٰكِنَّ الْمُهَاجِرِیْنَ ظُلِمُوْا مِنْ جِهَتَیْنِ ظَلَمَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ اِخْرَاجَهُمْ مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ فَقَاتَلُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ وَظُلْمِهِمْ كِسْرٰے وَقَیْصَرُ وَمَنْ كَانَ دُوْنَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِمَا كَانَ فِیْ اَیْدِیْهِمْ مِمَّا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ فَقَدْ قَاتَلُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ الخ **فائدہ** پس برہان فیض ترجمان حضرت امام جعفر علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ روم و ایران کو فتح کرنے والے باذن اللہ تعالیٰ کے اصحاب ثلاثہ اور لشکر اُنکے کامل ایماندار تھے اور یہ بات ہر ایک فرد بشر کو معلوم ہے کہ ملک فارس حضرت عمر فاروق اعظم نے فتح کیا۔ اور اُنکے فتح کردہ مال غارت سے شہر بانو والدہ ماجدہ حضرت زین العابدین کی جو حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئی جس سے یہ فرزند پیدا ہوا اور تمام سادات کو اس گوہر سے اللہ نے باقی رکھا۔ اور اگر کسی صاحب کو شک ہو تو کتاب اصول کافی صفحہ ۲۹۶ و صافی جلد سوم شیعہ و کتاب جلاء العیون جلد ۲ ترجمہ شیعہ صفحہ ۵۵ میں ملاحظہ کرے۔

اور کتاب شیعہ روضہ کافی جلد سوم صفحہ ۱۲۵ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ کے ذیل میں صاف لکھا ہے۔

وَاِنَّمَا غَلَبَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَارِسَ فِیْ اِمَارَۃِ عُمَرَ الخ یعنی سوا اسکے نہیں کہ فتح مومنوں کو فارس پر حضرت عمر فاروق کی خلافت میں حاصل ہوئی الخ۔

اعتراض شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ غاصب وظالم وفاسق کا مال کھانا اور اسکو استعمال میں لانا اور طاعت کرنا اور تصرف کرنا حرام مثل گوشت خنزیر ہے دیکھو فروع کافی کتاب الجہاد وفتاوی طارثی جلد ۸ صـ۳۲ پس اب شیعہ صاحبان جواب دیں۔ کہ کس قانون سے مائی شہر بانو امام حسین علیہ السلام پر حلال ہوئی اور کس قاعدہ سے امیر معاویہ کا مال امام حسین پر حلال ہوا۔ اور کس طریق پر خلافت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حق تصور کی جاویگی۔ صاحبان یاد رہے کہ جب تک خلفاء ثلاثہ کی خلافت حقہ ترتیب وار تسلیم نہ کی جائے اور ان کو ایماندار کامل نہ مانا جائیگا تب تک آئمہ طاہرین کا معصوم و طاہر ہونا بھی بقواعد شیعہ ہرگز تسلیم نہ ہوگا۔ اور علاوہ اسکے کتاب شیعہ صـ احقاق الحق میں حضرت امام جعفر علیہ السلام سے اسطرح پر مسطور ہے هما اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ کَانَا عَلَی الْحَقِّ وَمَاتَا عَلَی الْحَقِّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الخ ترجمہ کہ حضرت خلیفہ اول و دوم یعنے ابابکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں امام عادل تھے صاحب انصاف تھے حق پر تھے ہیں وہ دونوں حق پر مرے اللہ تعالیٰ انپر روز قیامت تک رحم فرماوے اور کتاب شیعہ جلاء العیون مترجم جلد اول صـ۱۵۲ میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح خلفاء ثلاثہ کے طریق چلنے پر کی اور ان کو برحق خلیفہ مانا۔ وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حسن بن علی بن ابیطالب نے معاویہ بن ابو سفیان سے اس شرط پر صلح کی کہ درمیان مردم بکتاب خدا وسنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وسیرت خلفاء ثلاثہ و برحق پر عمل کرے۔ الخ۔

اور کتاب غزوات حیدری ترجمہ حملہ حیدری کے صـ۱۲۴ تا ۱۲۵ پر لکھا ہے۔ کہ جب حضرت عمر فاروق رض ایمان لائے تو لوگوں نے کہا کہ یا حضرت ہم حرم شریف میں جاکر باجماعت نماز پڑھیں اور آشکارا نماز ادا کریں۔ وہو ہذا۔

بسوئے حرم آشکارا روند	نماز جماعت بجا آورند
رسیدی خبر چوں بعرض رسول	کہ خیر البشر یافت عز و قبول
ہمی رفت جبریل بالائے سر	بفرق ہمایونش گستردہ پر
ملائک چپ وراست در دور باش	شیاطیں بہ ہیبت شدہ پاش پاش
زپہلو رواں حمزۂ نامدار!	بہ پیشش علی صاحب ذو الفقار

اور آگے سب کے حضرت عمر رض بجماعت وافراد پیچھے اصحاب حجستہ انساب بصد گرد اور بخوشی و خطر آپس میں باتیں کرتے تھے اور جب کہ مشرکین مکہ نے یہ مشاہدہ کیا تو نہایت کم حوصلگی سے درپردہ چشمک زنی کرنے لگے اور ایک نے حضرت عمر کو کہا کہ یہ کیا فتنہ تونے کھڑا کردیا ہے ؎

نہ زاں مکہ رفتی کہ باز آمدی ؛؛ کہیں رفتی و با نیاز آمدی ؛؛ حضرت عمر نے یہ بات سنکر اپنا اسلام پہلے ظاہر کیا اور پھر بصد طیش کہا کہ اے نابکار ہفوات شعار اگر تم سے ایک نے بھی اسجگہ حرکت کی یا کوئی بات بھی بےجا زبان پر لائی بخدائے لایزال ایک کا بھی سر بدن پر نہ ہوگا۔ اس کلمہ پر قریش کو تاب رہی نہ گفت تکبیر چوں در حرم ؛؛ فتادند اصنام بر روئے ہم ہالخ ص عینہ فائدہ کا شیعہ صاحبان انصاف سے فرمائیں کہ ان دلائل قاطعہ سے خلفاء ثلاثہ کی خلافت حقہ حق تھی یا نہ اور ان کا ایماندار ہونا ثابت ہوا یا نہ۔ ہاں اگر شیعہ صاحب کہیں کہ ان روایات کتب شیعہ سے صرف حضرت ابابکر صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اکثر ذکر آتا رہا ہے حضرت عثمان رض کا مفصل ذکر نہیں ہوا تو اسکا جواب یہ ہے کہ خطبہ اولیٰ نہج البلاغت میں انکا ذکر تحریر ہوچکا ہے لیکن لیجئے اب ہم ان کے فضائل بھی کتب شیعہ سے ہی ثابت کر دیتے ہیں :۔

دیکھو کتاب فروع کافی روضہ ص ۱۵۱ میں بایں طور مسطور ہے کہ جب جنگ حدیبیہ میں حضرت عثمان ذو النورین لشکر مشرکین مکہ میں حبس کیئے گئے تو اس مقام پر حضرت امام جعفر علیہ السلام حضرت خلیفہ ثالث کی بیعت کی نسبت یوں ارقام فرماتے ہیں :۔ وَجَلَسَ عُثْمَانَ فِي عَسْكَرِ الْمُشْرِكِيْنَ وَبَايَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ الْمُسْلِمِيْنَ وَضَرَبَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى لِعُثْمَانَ وَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ طُوْبٰى لِعُثْمَانَ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحَلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ فَلَمَّا جَاءَ عُثْمَانَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ أَطُفْتَ بِالْبَيْتِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لَا طُوْفَ بِالْبَيْتِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ لَمْ يَطُفْ بِهٖ

ترجمہ جبکہ حضرت عثمان مشرکین کے لشکر میں قید کئے گئے اور آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں سے بیعت لی اور آپکی ذات بابرکات نے بیعت کیلئے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر عثمان کیلئے مارا اور مسلمانوں نے بڑی خوشی سے کہا کہ کیا اعلےٰ نصیب عثمان کا ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حج و طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی کریگا۔ توحضور نے لوگوں کو کہا کہ عثمان رض ایسا شخص نہیں کہ بجز میری طواف

وغیرہ کو ادا کرلے اور جبکہ عثمان ذوالنورینؓ واپس تشریف لائے تو آنحضور علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا تو نے طواف کعبہ کا کیا تو خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ بدوں آپ کے طواف کعبہ کا بجالاؤں کہ جب تک آپ طواف کعبہ کا نہ کرلیں۔

فائدہ شیعہ صاحبان فرمائیں کہ اٹھارہ سو صحابی میں سے کس شخص کی نسبت طوبیٰ لِلْمُسْلِمِیْنَ کہا اور کس شخص پر پختہ بھروسہ رکھکر اپنے ہاتھ پر بیعت کا اقرار کیا اور کون شخص مشرکین میں گھیر کر قید کیا گیا۔ کیا وہ حضرت عثمان تھا یا کوئی اور کیا انکا کامل ایماندار ہونا ثابت ہوا یا نہیں۔ اور صاحب حملۂ حیدری ترجمہ غزوات حیدری نے صـ ۲۷۳ پر باینطور اسکا ترجمہ کیا ہے۔ سے

بپوسید عثمان زمیں در زماں	بقصد رواں شد چو تیر از کماں
چو او رفت اصحاب روز دگر	بگفتند چندیں بہ خیر البشر
خوشا حال عثمان با احترام	کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسول خدا چوں شنید ایں سخن	بپاسخ چنیں گفت با انجمن

اور ادھر کا یہ حال تھا کہ سفیان وغیرہ مشرکین نے کہا کہ آپ بیشک طواف حج کر لیجئے لیکن ہم آپکے رفیق یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں ہرگز نہیں آنے دینگے۔ اور نہ ہی ہم اُس کے آنے کو پسند رکھتے ہیں سے

اگر میل داری طواف حرم	بکن با نعت نیست کس زیں چشم
ولیکن محال است ایں بے گذاف	کہ آید محمدؐ برائے طواف
چو بشنید عثمان از وایں سخن	چنیں داد پاسخ بہ آں اہرمن
کہ طوف حرم بے رسول خدا	نباشد کہ بر پیروانش روا

اور علاوہ اسکے کتاب نہج البلاغت صـ ۲۷۳ جلد اول مصری شیعہ بزبان دُر فشاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باینطور تعریف حضرت عثمان ذوالنورین کی مسطور ہے مَا اَعْرِفُ شَيْئًا تَجْهَلُهُ وَلَا دُلُّكَ عَلٰى شَيْءٍ لَا تَعْرِفُهُ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ مَا سَبَقْنَاكَ اِلٰى شَيْءٍ فَنُخْبِرَكَ عَنْهُ وَلَا خَلَوْنَا بِشَيْءٍ فَنُبَلِّغَكَهُ وَقَدْ رَاَيْتَ كَمَا رَاَيْنَا وَسَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمَا صَحِبْنَا وَمَا ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ وَلَا ابْنُ الْخَطَّابِ اَوْلٰى بِعَمَلِ الْحَقِّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَقْرَبُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشِيْجَةَ رَحِمٍ مِنْهُمَا وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهٖ مَا لَمْ يَنَالَا الخ

حضرت علی علیہ السلام بطور نصیحت فرماتے ہیں کہ اے عثمان کہ میں ایسی بات کوئی نہیں جانتا جس کو آپ نہ جانتے ہوں اور نہ ہی کوئی بات ایسی یاد دلاتا ہوں جسکو آپ نہ پہچانتے ہوں دای عثمان جو کچھ ہم جانتے ہیں وہی تو جانتا ہے۔ ہمنے کسی چیز پر سبقت نہیں کی جس سے تجھے خبردار کریں ہم تجھ سے کسی امر میں جدا نہیں جسے تجھ تک بیشک جو کچھ ہمنے دیکھا ہے وہی تو نے دیکھا ہے۔ جو کچھ ہم نے سنا ہے وہی تو نے بھی سُنا ہے۔ جیسا ہم نے رسول کی مصاحبت کی ویسی تو نے بھی کی (عمر ابن الخطاب وابن ابی قحافہ عمل حق میں تجھ سے اولیٰ وافضل نہیں رسول اللہ از روئے وصلت خویشی بہ نسبت ان دونوں کے قریب تر ہیں تو دامادی پیغمبر سے اس جگہ پر پہونچا ہوا ہے جس تک یہ دونوں نہیں پہنچے الخ دیکھو ترجمہ بعینہٖ نیرنگ فصاحت ص۲۳۶ اور کتاب قران السعدین وجنات الخلود وحیات القلوب جلد ۲ ص۷۱۹ مطبوعہ نولکشور میں نیز اسطرح پر مسطور ہے کہ دختر رسولخدا دوم رقیہ بود و در مدینہ عثمان تزویج نمود و عبداللہ از بوجود آمد و در کودکی مرد و رقیہ در مدینہ برحمت ایزدی واصل شد سوم اُم کلثوم وا و را نیز بعثمان بعد از رقیہ تزویج نمود۔ وگویند کہ در سال ہفتم ہجرت برحمت ایزدی واصل شد۔ فائدہ شیعہ صاحبان ذرہ انصاف سے جواب دیں کہ ان روایات معتبرہ سے کس قدر فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ظاہر ہوئی اور کسقدر تعلق رشتہ داری کا آنحضور علیہ السلام سے انکا ہوا اور کیسے الفاظ سے حضرت ذوالنورین کا مساوات علم ورشتہ دامادی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوئے سبحان اللہ اللہ اکبر اب شیعہ صاحبان کیا جواب دینگے اور کتاب روضہ فروع کافی ص۱۴۶ میں حضرت امام جعفر علیہ السلام سے روایت بر شان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاہد ہے۔ وہو ہذا

عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِخْتِلَافُ بَنِي الْعَبَّاسِ مِنَ الْمَحْتُوْمِ وَالنِّدَآءُ مِنَ الْمَحْتُوْمِ وَخُرُوْجُ الْقَائِمِ مِنَ الْمَحْتُوْمِ قُلْتُ وَكَيْفَ النِّدَآءُ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَوَّلَ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ قَالَ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ اٰخِرَ النَّهَارِ اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ وَشِيْعَتَهٗ هُمُ الْفَائِزُوْنَ یعنی امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی عباس میں اختلاف ہونا حق ہے اور امام مہدی کا آنا بھی برحق ہے اور آسمان سے آواز آنا بھی برحق ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے دریافت کیا کہ آسمان سے آواز آنا کیسا ہے۔ جواباً امام نے

فرمایا کہ نوحت روشن ہوتے سورج کے آواز کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ تحقیق علی اور اس کا گروہ مراد پانیوالا ہے یعنی جنتی ہے اور آخر دن کے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ تحقیق عثمان اور اسکا گروہ مراد پانیوالا ہے یعنی جنتی ہے اور صفحہ ۹۹ میں لکھا ہے کہ پکارنیوالا منادی دونوں وقتوں کا ایک ہی ہے بنادی اول النہار منادی آخر النہار الخ

اب شیعہ صاحبان فرمائیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ اور انکے ماننے والونکا جنتی ہونا ثابت اظہر من الشمس ہوا یا نہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلفاء ثلثہ کے پیچھے نمازیں ادا کیں یا نہیں اور ان کی نمازیں ہوئی یا نہ جواب دیں۔

سوال حضرت ام حبیبہ و حفصہ و حضرت عائشہ صدیقہ و امیر معاویہ وغیرہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارہ میں اکثر شیعہ لوگ بدظن ہیں اور ان کو برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں آپ مہربانی فرما کر کتب شیعہ سے اُن کے کچھ فضائل بیان کردیں تاکہ مومنین کو ان پر اطمینان ہوجائے۔ **السائل سید محمد غوث گدی نشیں چک عبدالخالق۔**

الجواب بیشک مرض تعصب کے علاج کرنے سے بقراط و حکیم جالینوس و سنائی جیسے عاجز ہو چکے ہیں کیونکہ یہ مرض لاعلاج ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ازواج مطہرات سبکی سب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم مومنوں کی بحکم آیت النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم یعنی نبی اولی واقرب ہیں ساتھ مومنوں کے ان کی جانوں سے اور ازواج نبی علیہ السلام کی مومنوں کی مائیں ہیں الخ اور تفسیر ابن عباس میں اسکے ذیل میں لکھا ہے ان ازواجہ کامہاتہم فی الحرمتہ اور تفسیر شیعہ عمدۃ البیان جلد ۲ صفحہ ۲۶۶ میں مروی ہے کہ بی بیاں حضرت کی ان مومنوں کی مائیں ہیں تعظیم اور حرمت میں جیسے کہ اپنی ماں حرام ہو۔ اور تعظیم اسکی لازم ہے۔ ویسی رسولخدا کی بی بیاں ہیں الخ

اور آیت وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ یعنی پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں اور پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں۔ یہ لوگ پاک ہیں (یعنے عائشہ و صفوان) اس چیز سے جو کہتے ہیں واسطے اُنکے بخشش ہے اور روزی ہے باکرامت اور علاوہ اسکے کتاب شیعہ زبدۃ المصائب صفحہ ۱۸۷ میں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ علی دوست ترین مردم تھے کیونکہ ہمیشہ روزہ دار اور شب بیدار تھے بخدا میں نے وفات سرور کائنات کو بھی دیکھا کہ ایک نور دہن مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نکلا اور جناب علی نے اپنے دہن مبارک میں لیکر پی لیا۔

راوی کہتا ہے۔ کہ میں نے عائشہ سے کہا کہ جس صورت میں کہ تو علی کے حق میں ایسا کچھ بیان کرتی ہے، حقیقتاً علی ویسے ہی تھے۔ تو پھر علی سے تو کیوں لڑی۔ عائشہ نے یہ سنکر کہا کہ میرے مقدر میں ایسا ہی تھا الخ اور کتاب حیات القلوب شیعہ جلد ۲ صفحہ ۵۳ میں مذکور ہے کہ ابو سفیان بناہ لینے کیلئے ایک روز اپنی دختر ام حبیبہ کے پاس بخانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر بستر مبارک آنحضرت صلعم پر بیٹھ گیا۔ تو ام حبیبہ اپنے باپ ابو سفیان کو دیکھکر غصہ میں آگئی اور کہا کہ اے پلید مشرک چلے جائیں اس بستر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر مت بیٹھئے۔ پس ان تمام دلائل قاطع سے معلوم ہوا کہ تمام بی بیاں ہماری مائیں اور قابل عزت و تعظیم کے تہیں۔ اور وہ پاک صاحب عفت اور اکمل پائدار تھیں۔ اور ان میں کچھ شرک و بدعت کی بو نہ تھی +۔ اور کتاب روضہ کافی کلینی ص ۸۷ و ۸۸ میں لکھا ہے۔ کہ امام جعفر صادق سے سوال کیا گیا کہ اس آیت کریمہ کے کیا معنے ہیں۔ اِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا الخ سورۂ حجرات یعنی اگر دو جماعت مسلمانوں کی آپس میں لڑیں پس صلح کرا دو ان دونوں میں پھر اگر ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو جو سرکشی کرے تو اس سے لڑیں یہانتک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرے تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔ انصاف کرو اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے سوا اسکے نہیں مومن آپس میں سب بھائی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جاوے پس امام صادق علیہ السلام نے جواباً فرمایا تاویل ہذا الآیۃ۔ يَوْمَ الْبَصْرَةِ وَهُمْ اَهْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَهُمُ الَّذِيْنَ بَغَوْا عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ قِتَالُهُمْ وَقَتْلُهُمْ حَتّٰى يَفِيْئُوْا اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ وَلَوْ لَمْ يَفِيْئُوْا لَكَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اَلَّا يَرْفَعَ السَّيْفَ عَنْهُمْ حَتّٰى يَفِيْئُوْا وَيَرْجِعُوْا عَنْ رَأْيِهِمْ لِاَنَّهُمْ بَايَعُوْا طَائِعِيْنَ غَيْرَ كَارِهِيْنَ وَهِيَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الخ مختصر ترجمہ اس آیت کریمہ کے مصداق جنگ جمل بصرہ کے لوگ تھے کیونکہ انہوں نے بغاوت امیر المؤمنین پر کی تھی اسلئے انپر واجب تھا کہ ان سے لڑیں اور قتل کریں۔ یہانتک کہ وہ لوگ اللہ کے حکم کیطرف پھر آویں۔ اگر اہل جمل نہ رجوع کریں تو حضرت امیر المؤمنین پر واجب تھا۔ کہ ان سے نہ اٹھا رکھیں تلوار میں جب تک کہ وہ اپنی رائے سے رجوع کر دیتے کیونکہ انہوں نے رضامندی اپنی سے بغیر جبر کے بیعت حضرت علی علیہ السلام کی تسلیم کرلی۔ اور یہ گروہ واقعی باغی تھا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا الخ۔

فائدہ اب شیعہ صاحبان فرمائیں کہ حضرت طلحہ و زبیر و بی بی عائشہ و امیر معاویہ اور اُسکا لشکر اہل جمل آپکی روایت کے مطابق بزبان امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مومن کامل ٹھہرے یا نہ اور یہ آیت اُنکے شان کے مصداق ہوئی یا نہیں۔ اگر بقول آپکے وہ باغی تھے۔ تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو قتل کیوں نہ کیا اور صلح کیوں کی۔ جواب دیں۔

اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت میں ایک اور صریح اور صاف فیصلہ بزبان حضرت علی رض کی سن لیجئے وہو ہذا ومن کلام لہ علیہ السلام کتبہ الی اھل الامصار یقتص فیہ ماجری بینہ وبین اھل الصفین وکان بدآء امرنا انا التقینا والقوم من اھل الشام والظاھر ان ربنا واحد ونبینا واحد ودعوتنا فی الاسلام واحدۃ ولا نستزیدھم فی الایمان باللہ والتصدیق برسولہ ولا یستزیدوننا الامر واحد الا ما اختلفنا فیہ من دم عثمان ونحن منہ براءۃ دیکھو نہج البلاغت جلد ۲ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ مصر و نیرنگ فصاحت صفحہ ۱۷۴ اس عبارت کا مختصر مطلب یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خط پروانہ کو اپنے شہروں میں عوام الناس کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ہم اور شام والوں میں مقابلہ ہوا۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا اور انکا خدا رسول ایک ہے اور دعوت اسلام بھی ایک ہی ہے اور تصدیق خدا اور رسول کی کرنے میں نہ ہم اُن سے زیادہ اور نہ وہ ہم سے زیادہ معاملہ واحد ہے ہمارے اور اُنکے درمیان اختلاف صرف خون عثمان رض سے ہوا حالانکہ ہم بری ہیں۔ **فائدہ** حضرات ناظرین۔ اب شیعہ صاحبان سے دریافت کریں کہ بمطابق فیصلہ حضرت علی رض کے حضرت امیر معاویہ اور اُسکا لشکر مسلمان ٹھہرا یا نہیں اور اگر نہیں ٹھہرا تو پھر کس لئے قرآن کریم کی آیت مذکورہ پر عمل نہ کیا یہ فقرہ کیوں فرمائے اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام ذرا مہربانی فرما کر نہج البلاغت ہاتھ میں لیکر جواب دیں۔ فقط

سوال آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتنی دختریں تھیں اور کس کس کے ساتھ اُن کا عقد کیا گیا تھا اور صحابہ کرام کے ساتھ اہلبیت کے کیا کیا تعلق و رشتہ تھے اور بسبب رشتہ لینے اور دینے کے اصحاب کرام جنتی ہوئے یا نہ۔ کتب شیعہ سے جواب دو +

الجواب بیشک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار بیٹیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن مبارک سے تھیں چنانچہ کتاب شیعہ تذکرۃ المعصومین صفحہ ۲۲ و حد تحقیق صفحہ ۵ و حیات القلوب

صـ۱۹ٔ واخبار ماتم صـ۸۵ و معتبر اصول کافی کلینی صـ۲۷۸ میں باینطور مسطور ہے وَ تَزَوَّجَ خَدِیْجَۃَ وَ هُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ سَنَۃً فَوُلِدَ لَهٗ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ اَلْقَاسِمُ وَ رُقَیَّۃُ وَ زَیْنَبُ وَ اُمُّ کُلْثُوْمٍ وَ وُلِدَ لَهٗ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّیِّبُ وَ الطَّاهِرُ وَ الْفَاطِمَۃُ عَلَیْهَا السَّلَامُ یعنے نکاح کیا آنحضور علیہ السلام نے خدیجہ سے جبکہ آپکی عمر بیس سال کی تھی۔ پس خدیجہ سے پہلے آپکی مبعث کے قاسم و رقیہ و زینب وام کلثوم پیدا ہوئیں اور بعد مبعث کے طیب وطاہر و فاطمہ کی ولادت باسعادت ہوئی اور اخبار ماتم مجلس ۲ میں لکھا ہے کہ راوی نے حسین بن روح سے دریافت کیا کہ کَمْ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اَرْبَعٌ اور کتاب جلاء العیون صـ۱۸۰ و کلینی جلد ۲ صـ۲۴۳ میں لکھا ہے کہ خاتونِ جنت نے حضرت علی کو وصیت کی کہ میرے انتقال کے بعد میری ہمشیرہ زینب کی دختر امامہ سے نکاح کریں عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اَوْصَتْ فَاطِمَۃُ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اِبْنَۃَ اُخْتِهَا مِنْ بَعْدِهَا پس ان روایات شیعہ سے معلوم ہوا کہ آپکی دختر چار تھیں اور آیۃ کریمہ اَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ بھی اس بات پر شاہد ہے اور جو اس سے انکار کرے وہ لائق سزا ہے اور تفسیر شیعہ لوامع التنزیل جز ثانی صـ۲۷۶ میں یوں تحریر ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود مَنْ زَوَّجَنِیْ وَتَزَوَّجَ مِنِّیْ مِنَ الْاُمَّۃِ اَحَدٌ لَا یَدْخُلُ النَّارَ لِاَنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰهَ عَنْهُ وَوَعَدَنِیْ بِذٰلِكَ یعنی پیغمبر صلعم فرمود ہر کہ مراد ختر ے از امت بگیرد او بجہنم نہ رود چہ ازاں خدارا مسئلت کردم واو بمن وعدہ دادہ۔

فائدہ پس بمطابق اس روایت شیعہ کے حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعی جنتی ہوئے۔ کیونکہ دو دختریں آپ کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خانہ میں آبادتھیں اور ایک حضرت علیؓ کے دولت سرا میں چنانچہ نہج البلاغت صـ۳۷۳ اور کتاب حیات القلوب جلد ۲ صـ۸۱۸ مطبوعہ نولکشور از امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ اولاد رسول اللہ کہ حضرت خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب فاطمہ را بحضرت امیر المومنین علیؓ تزویج کرد۔ و تزویج کرد با ابوالعاص بن ربیعہ کہ از بنی امیہ بود زینب را۔ و بعثمان بن عفان ام کلثوم را پیش ازانکہ بخانہ آں بردہ برحمت الٰہی واصل شد۔ اور اسی کتاب حیات القلوب جلد ۲ صـ۷۱۹ میں لکھا ہے کہ مائی زینب کا خاوند مدینہ میں آکر مسلمان ہوا اور زینب سے امامہ پیدا ہوئی اسکے ساتھ حضرت علی نے بعد از انتقال خاتون کے نکاح کیا اور ۸ ہجری میں فوت ہوئی۔ اور

دوسری دختر رقیہ کا نکاح عتبہ سے ہوا اُسنے قبل از دخول طلاق دیدیا۔ آپکی ذات پر رقیہ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے مدینہ طیبہ میں کر دیا اس سے ایک لڑکا بنام عبداللہ پیدا ہوا وہ چار سال کے اندر ہی فوت ہوگیا اور مائی صاحبہ کی بھی ایام جنگ بدر میں رحلت ہوئی۔ پھر آپکی ذات نے ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کر دیا اور وہ بھی فوت ہوگئی اسلئے آپ حضرت ذو النورین کے خطاب سے حضرت عثمانؓ کو پکارتے۔ اور صاحب اسواط الصداقہ کے صـ۱۷۱ پر لکھا ہے کہ اگر میرے چالیس لڑکیاں ہوتیں تو وہ بھی یکے بعد دیگرے انتقال کے بعد عثمان کو نکاح کر دیتا اخرج ابن عساکر عَنْ علی سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُولُ لِعُثْمَانَ لَوْ اَنَّ لِی اَرْبَعِیْنَ اِبْنَتًا زَوَّجْتُكَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ پس اس رشتہ سے حضرت عثمان و حضرت علی داماد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ہیں اور حضرت ابا بکر صدیق کی دختر مائی عائشہ و حضرت عمر فاروق کی دختر مائی حفصہ یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نکاح میں تھیں اس رشتہ سے یہ دونوں اصحاب آنحضور علیہ السلام کے خسر ہوئے اور تمام سادات کے نانے بنے اور ام حبیبہ بنت سفیان ہمشیرہ حضرت امیر معاویہ کی زوجہ آنحضور کی تھی اسلئے وہ بھی جنتی ہوئے اور ام اسحاق بنت طلحہ امام حسنؓ کی زوجہ تھی۔ اور ام فروہ پوتی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امام جعفر صادق کی والدہ ماجدہ تھی۔

اور حضرت علیؓ کی دختر عاقلہ بالغہ ام کلثوم زیر نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تھی چنانچہ کتاب مجالس المومنین مطبوعہ ایران صـ۸۸ اور ۸۴ میں روایت ابو الحسن علی بن اسمٰعیل سے مروی ہے۔ پرسید کہ چرا آنحضرت ...... دختر خود را بعمر بن الخطاب داد گفت بواسطہ انکہ اظہار شہادتین می نمود و بزبان و اقرار بفضل حضرت امیر میکرد۔ اور اُسکی تائید پر یہ روایت معتبر شاہد ہے۔

کتاب فروع کافی کلینی جلد ۲ صـ۳۱۱ کتاب الطلاق عَنْ سلیمان بن خالد قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنْ اِمْرَأَةٍ تُوُفِّیَ زَوْجُهَا اَیْنَ تَعْتَدُّ فِیْ بَیْتِ زَوْجِهَا اَوْ حَیْثُ شَاءَتْ قَالَ بَلْ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ لَمَّا مَاتَ عُمَرُ اَتٰی اُمَّ کُلْثُوْمَ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَانْطَلَقَ بِهَا اِلٰی بَیْتِهٖ الخ یعنی ابن خالد نے امام جعفر علیہ السلام سے پوچھا کہ جس عورت کا خاوند رحلت کر جائے وہ عدت کہاں پوری کرے خاوند کے گھر میں یا جہاں اسکی مرضی چاہے امام صاحب نے جوابًا کہا کہ جب حضرت عمر انتقال فرما گئے۔ تو حضرت علی علیہ السلام بعد لئے حضرت ام کلثوم کے ہاں گئے اور اُن کا

ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر میں لے آئے (۲) کتاب تاریخ طراز شیعہ صفحہ ۷۶ تا ۷۷ سے مفصل ذکر کیا گیا ہے اور لکھا ہے ام کلثوم کبریٰ دختر فاطمہ زہرا در سرائے عمر بن خطاب بود و از وی فرزند بیا ورد۔ و چنانکہ مذکور گشت و چوں عمر مقتول شد محمد بن جعفر بن ابی طالب اورا در حبالہ نکاح در آورد الخ اور حضرت خولہ بنت جعفر سے حضرت علی کی شادی ہوئی جس سے محمد حنفیہ پیدا ہوئے اور یہ جہاد خلیفہ اول کے باجازت شہر بانو حضرت امام حسین رضی کے عقد میں آئی جس سے زین العابدین پیدا ہوئے اور یہ حضرت عمر فاروق رض کے جہاد میں آئی۔ اور مائی سکینہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی مصعب بن زبیر سے ایک دفعہ ہوئی۔ اور ایک دفعہ ابابکر خلف امام حسن سے ہوئی۔ اور ایک دفعہ پوتے خلیفہ ثالث زید بن عمر بن عثمان سے ہوئی۔ دیکھو پلٹ شیعہ صفحہ ۹۷ بحوالہ تاریخ کتاب حیات سکینہ الخ

فائدہ اب شیعہ صاحبان فرمائیں کہ یہ اصحاب سب کے سب مسلمان اور صاحب جنت ہوئے یا نہ۔ اور ان کو گالیاں دینے والا مسلمان رہتا ہے یا نہ۔ اور ان کو ایذا دینا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آئمہ طاہرین کو ایذا دینا ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ فقط

سوال۔ شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ باغ فدک ابابکر صدیق نے جبراً خاتون جنت سے لے لیا تھا اور خاتون جنت آخر دم تک اُنپر ناراض رہی اور کلام نہ کی۔ اور آں حضور نے فرمایا ہے جو شخص میری بیٹی کو ناراض کریگا وہ جہنم میں جائیگا۔ لہذا مہربانی فرما کر آپ اسکا جواب مفصل تحریر کریں۔ فقط

الجواب۔ یہ محض شیعہ معترض صاحب کی غلط فہمی ہے۔ بات کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف اتنا ہے۔ کہ دختر جناب آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے بابت فدک خلیفہ اول ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ آپ کے باپ ہمارے آقائے نامدار محمد رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے مال اشیاء کی نسبت یوں فیصلہ کیا ہے۔ اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ یعنے نہ ہم کسی کے وارث ہیں ورنہ ہمارا کوئی وارث ہے جو کچھ ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔ پس مائی صاحبہ اتنی بات سُنکر کچھ طبیعت میں ملال رکھکر سکوت فرما گئے اور اس بارہ میں پھر کبھی بھی ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیش بات چیت نہیں کی۔ چنانچہ صاحب فتح الباری نے جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ میں یوں ارقام فرمایا ہے۔ وَلَا تُکَلِّمُہٗ یعنی فِیْ ذٰلِکَ الْمَالِ وَکَذَا نَقَلَ الْمُتَرْمِذِیُّ عَنْ بَعْضِ مَشَائِخِہٖ اِنَّ مَعْنٰی قَوْلِ فَاطِمَۃَ لِاَبِیْ بَکْرٍ

وَعُمَرَ اُرْفُوْا لَا اُکَلِّمُکُمَا ای فِیْ ھٰذَا الْمِیْرَاثِ الخ یعنی جبکہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنی تو اس مال میں بات نہ کی۔ اور صاحب ترمذی کے بعض مشائخوں سے یوں مسطور ہے۔ کہ ابابکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ مال میراث میں کبھی بات چیت نہیں کی اور کتاب ما ثبت بالسنہ صفحہ پر شاہ عبدالحق محدث رحمہ حدیث بیہقی سے نقل فرمائی ہے کہ مائی صاحب بالکل ابابکر صدیق رض پر راضی ہوگئی تھی۔ ت اَبَابَکْرٍ عَادَ فَاطِمَۃَ فِیْ مَرَضِھَا فَقَالَ عَلِیٌّ ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْکِ قَالَتْ اَتُحِبُّ اَنْ اٰذَنَ لَہٗ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَتْ لَہٗ فَدَخَلَ عَلَیْھَا فَرَضَّاھَا حَتّٰی رَضِیَتْ مِنْ عِنْدِہٖ فتح الباری جلد ۲ صفحہ

حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رض سیدہ کی بیمار پرسی پر تشریف لائے اور اذن اندر آنے کا چاہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ کو کہا کہ ابابکر صدیق رض اندر آنا چاہتے ہیں مائی صاحبہ نے کہا آپ اسبات پر راضی ہیں انکو اندر آنیکی اجازت دیدوں حضرت علی نے کہا ہاں مائی سیدہ نے اجازت دیدی حضرت ابابکر صدیق رض اندر تشریف لائے اور مائی صاحبہ کو راضی کیا اور راضی ہوگئی اور انہیں روایات اہل سنت والجماعت کے مطابق کتب شیعہ میں نیز روایات مسطور ہیں۔ چنانچہ پہلی روایت کے مطابق کتاب کافی کلینی معتبر شیعہ صفحہ میں باینطور مسطور ہے۔ اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْھَمًا وَّلَا دِیْنَارًا اِنَّمَا اَوْرَثُوا الْاَحَادِیْثَ مِنْ حَدِیْثِھِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْھَا فَقَدْ اَخَذَ حَظًّا وَافِرًا الخ صاحب صافی شرح اصول کافی اسکے تحت میں یوں لکھتا ہے۔ انبیاء ہرچہ باقی ماندہ اگرچہ ترکہ است لیکن دراں حکم ترکہ نیست۔ اور کتاب فروع کافی روضہ جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ میں امام رضا علیہ السلام سے ہے کہ فرمایا امام نے ہمارا ورثہ صبر و شکر و عفو ہے جو کہ ہمنے آل یعقوب و آل داؤد و آل ایوب علیہم السلام سے پالیا ہے۔ اور سنئے اور سوچئے۔ دیکھو کتاب نہج الکرامہ مظہر علی شیعہ لکھتا ہے کہ حضرت ابابکر صدیق رض نے حضرت سیدہ کی نصیحت کرنے پر فدک واپس کردیا۔ لَمَّا وَعَظَتْ فَاطِمَۃُ اَبَابَکْرٍ فِیْ فَدَکٍ کَتَبَ لَھَا کِتَابًا وَرَدَّھَا عَلَیْھَا الخ

اور کتاب اصول کافی کے صفحہ ۳۵۵ پر یوں تحریر ہے کہ مائی صاحبہ نے دعویٰ فدک ہبہ خلیفہ اول کے پیش کیا تو خلیفہ اول نے گواہ طلب کئے مائی صاحبہ حضرت علی اپنے شوہر اور ام ایمن کو برائے گواہی پیش کیا تو خلیفہ اول نے شہادت قبول فرماکر بلا چون و چرا لکھکر واپس کردیا۔

عـه وکذا فی الانوار وعمدۃ ... باب ذکر میراث ۔ ـله باب ذکر وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

فَشَهِدُ وَالَهَا فَكَتَبَ لَهَا بَتَرَاكِ التَّعَرُّضِ الخ **فائدہ** پس ان روایات شیعہ سے بھی ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت ابا بکر صدیق رضؓ اس الزام سے بالکل بری تھے اور ہبہ کا ذکر ہماری کسی کتاب معتبر میں نہیں ہے۔ یہ محض شیعان کی اپنی روایت ہے اور کتاب مجاج السالکین شیعہ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس شرط پر راضی ہوگئی تھیں، اسکی تقسیم میرے باپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کیا کریں آپ نے تسلیم کرلیا۔ پس مائی صاحبہ نے کہا اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ فَرَضِيَتْ بِذٰلِكَ وَاَخَذَتِ الْعَهْدَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعْطِيْهِمْ منها قُوْتَهُمْ وَيَقْسِمُ الْبَاقِيَ فَيُعْطِي الْفُقَرَآءَ وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ الخ یا اللہ تو گواہ رہ اسبات پر کہ راضی ہوگئی ہوں (میں فاطمہ) اور اس بات کا عہد ابوبکر سے لے لیا اسکے بعد ابابکر صدیق اسکی آمدنی سے قوت ان کو دیکر باقی ماندہ فقراء و مساکین میں بطریق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خرچ کر دیا کرتے تھے اور قرآن مجید میں اس مال فئے کی یوں تقسیم فرمائی ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ (سورۃ الحشر) اور مال غنیمت جو کہ بذریعہ جہاد قبضہ میں آتا ہے اسکی تفسیر پارہ دہم و کتاب شیعہ جامع عباسی صـ۲۲۲ کو ملاحظہ کر دیکھو۔ پس ان عبارات سے معلوم ہوا کہ مائی صاحبہ ابابکر صدیق رضؓ ہوگئی تھی، ہاں اگر بقول شیعہ ناراضگی خاتون جنت کی ہو بھی تو جو مخالف شریعت کے ہو اسمیں اخذ ہوتا ہے۔ جو مطابق شرع کے فیصلہ دے اور اسپر کوئی شخص ناراض ہو تو اسمیں فیصلہ دہندہ پر کچھ اخذ نہیں اور علاوہ اسکے کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ حضرت خاتون جنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کئی دفعہ ناراض ہوئیں، ایک دفعہ تو جب علی رضؓ نے ابوجہل کی دختر سے نکاح کا قصد کیا۔ اور دوسرا ایک باندی کو جبکہ بغل کنار لیا۔ اور ایک دفعہ خلافت کے بارہ میں، دیکھو کتاب علل الشرائع صـ۳۵ و حق الیقین وجلاء العیون صـ۱۸۶ و قرآن السعدین صـ۸۰ کتب شیعہ و روضۃ الشہداء باب پنجم صـ۱۴۸ اور ہدایات الرشید صـ۸۶۵ **فائدہ** اب شیعہ صاحبان فرمائیں۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت کیا حکم لگائینگے الخ

سوال شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک روز آنحضور علیہ السلام نے بحالت مرض قلم دوات خلافت حق علی علیہ السلام کے لکھنے کیلئے طلب کی لیکن عمر رضؓ اس سے مانع ہوئے اور ہذیانی

کی اسلئے نعوذ باللہ جہنمی ہوئے مہربانی فرما کر اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور اجر اللہ تعالیٰ سے پائیں۔

الجواب شیعہ صاحبان کی اس مقام پر بھی غلط فہمی ہے اصل مطلب یہ ہے کہ آپکا یہ فرمان امتحان کے طور پر تھا کہ اتنی مدت میں جینے انکو تعلیم و تبلیغ قرآن مجید کی کی ہے سو اب کیا جواب دیتے ہیں۔ لہذا اس امتحان میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس نکلے اور کہدیا۔ کہ حَسْبُنَا کِتَابُ اللہِ یعنی ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے خداوند کریم کا فیصلہ منظور ہے اور وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور علاوہ اسکے یہ واقعہ پنجشنبہ کا ہے اور آپ شنبہ بقول شیعہ فوت ہوئے تو آپ نے بحکم ربی لکھنا تھا۔ تو کیوں اتنے ایام نہ تحریر کیا باوجودیکہ آپکی ذات نمازیں وغیرہ احکام مسجد میں جا کر ادا کرتے رہے اور علاوہ اسکے خود آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہدیا کہ تمام حاجتیں اور دعائیں میری اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہیں لیکن تیرے لئے خلافت قبول نہیں فرمائی۔ دیکھو کتاب حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ نولکشور اور اخبار ماتم صفحہ ۶ میں لکھا ہے کہ آپ نے سوال خلافت پر یوں جواب فرمایا کہ تم بوجھ خلافت سے ناتوان ہو۔

وھو ھذا۔ فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِہٖ علیہ السلام وَبَقِیَ عِنْدَہُ الْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَعَلِیٌّ وَاَھْلُ بَیْتِہٖ خَاصَّۃً فَقَالَ لَہُ الْعَبَّاسُ یَارَسُوْلَ اللہِ ان یکن ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْنَا مُسْتَقِرًّا مِنْ بَعْدِکَ فَبَشِّرْنَا وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّا نُغْلَبُ عَلَیْہِ فَاَوْصِ بِنَا فَقَالَ اَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَصْمَتَ الخ ترجمہ جبکہ تمام مہاجرین و انصار بیمار پرسی کرکے آنحضور علیہ السلام کے خانہ سے چلے گئے اور باقی رہے عباس و فضل و علی اور خاصکر اہل بیت پس سوال کیا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر امر خلافت ہم کو تو اسکی بشارت ہمکو دیدیں اگر آنحضور جانتے ہیں کہ ہم اس سے باز رہینگے تو پھر بھی ہمیں وصیت فرمائی جاوے پس فرمایا آپنے تم بعد میرے اس بوجھ اٹھانے سے عاجز ہو۔ بعد اسکے آپ چپ رہے۔ اور اس بارہ میں کچھ نہ کہا۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۱ میں لکھا ہے کہ آپ نے عباس کو کہا انہوں نے جواب دیا کہ یارسول اللہ آپ کا چچا بہت بوڑھا آدمی اور کثیر العیال ہے اور اس خلافت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

فائدہ ان روایات سے معلوم ہوا کہ غدیر میں دستار خلافت علی کا معاملہ بھی غلط ہوا اور نہ حضرت

عباس خلافت کی نسبت کیوں عذر کرتے۔ جبکہ خلافت خم غدیر میں مقرر ہو چکی تھی۔
اور دوسرا طعن قلم دوات بھی جاتا رہا جو کہ خلیفہ ثانی کے ذمہ لگایا جاتا تھا۔ تیسرا یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی رض خلافت نمبر اول کے ظاہرہیں حقدار نہ تھے۔ ورنہ حضرت علی سفیان وغیرہ کے کہنے سے کبھی انکار نہ کرتے دیکھو نہج البلاغت و نیرنگ فصاحت ہیں بایں طور مسطور ہے ہبسط یدک ونبایعک فواللہ لئن شئت لاملانہا علیہ خیلا ورجالا باقی نیرنگ فصاحت صفحہ ۳ کو ملاحظہ کرو۔

سوال شیعہ لوگ کہتے ہیں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ اصحاب ثلاثہ یعنی ابا بکر صدیق رض و عمر فاروق رض و عثمان رضی اللہ عنہم نے ہرگز نہیں پڑھا۔ لہذا مہربانی فرما کر کتب شیعہ سے جواب دیں۔

الجواب۔ بیشک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ تمام صحابہ مہاجرین وانصار نے پڑھا۔ چنانچہ کتاب احتجاج طبرسی کے صفحہ ۵۴ پر بایں طور مسطور ہے۔ ثُمَّ دَخَلَ عَشَرَۃٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَعَشَرَۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَيُصَلُّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ یعنی پھر دس شخص مہاجرین سے اور دس انصار سے حجرہ کو داخل کیا جاتا۔ پس وہ نماز پڑھتے تھے پھر باہر چلے جاتے۔ یہاں تک نوبت پہونچی۔ کہ کوئی فرد بشر مہاجرین وانصار سے باقی نہ رہا کہ جس نے آپکی ذات بابرکات پر نماز نہ پڑھی ہو۔ اور کتاب اصول کافی صفحہ ۲۸۶ پر اس طرح مسطور ہے۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَوْجًا فَوْجًا الخ یعنی امام باقر علیہ السلام سے مذکور ہے کہ جب آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتقال ہوا تو تمام ملائکہ و مہاجرین وانصار نے نماز آنحضور پر فوجا فوجا پڑھی۔
اور علاوہ اسکے کتاب شیعہ اخبار ماتم صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ النَّاسُ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُنَا حَيًّا وَمَيِّتًا فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ عَشَرَةً عَشَرَةً فَصَلُّوْا عَلَيْهِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَلَيْلَةَ الثُّلٰثَاءِ حَتَّى الصُّبْحِ وَيَوْمَ الثُّلٰثَاءِ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ صَغِيْرُهُمْ وَكَبِيْرُهُمْ فَذَكَرُهُمْ وَاُنْثَاهُمْ وَضَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ بِغَيْرِ اِمَامٍ۔ ترجمہ کہا حضرت امام جعفر علیہ السلام نے کہ لوگوں نے آپس

میں گفتگو کی کہ حضور علیہ السلام کا جنازہ کیونکر پڑھینگے حضرت علیؓ نے جواباً کہا کہ آپکی ذات ہماری حیاتی و مماتی میں امام ہیں اسلئے کہ آنحضور پر دس دس آدمی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھو۔ پس دوشنبہ سے نماز شروع ہوئی سہ شنبہ منگل تک برابر بارہ پہر تک نماز اسی صورت پر ہوتی رہی۔ اور تمام خورد و کلاں عورتوں و مردوں اور سب گرد و نواحی مدینہ طیبہ نے آپ کی ذات پر بغیر امام کے نماز ادا کی۔

اور کتاب شیعہ جلاء العیون صـ میں صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام ہو کر نماز پڑھائی شروع کی تو حضرت علی علیہ السلام نے انہیں ہٹا دیا۔

اور کتاب حق الیقین و حیات القلوب وغیرہ کتابیں اسپر شاہد ہیں کہ آپکی ذات کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار نے پڑھا۔ فائدہ پس ان تمام روایات شیعہ سے روز روشن کی طرح معلوم ہوا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار وغیرہ گرد نواح مدینہ نے ادا کیا۔ یہانتک کہ بارہ پہر جنازہ ہوتا رہا اور کوئی فرد و بشر خورد و کلاں عورتوں اور مردوں سے کوئی باقی نہیں رہا تھا۔ کہ جس نے آپکی ذات کا جنازہ نہیں ادا کیا اگر اصحاب ثلاثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی ذات کا جنازہ نہیں پڑھا تو پھر کس لئے ان کو ان روایات میں مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ شیعہ صاحبان جواب دیں اور بارہ پہر تک کون لوگ جنازہ پڑھتے رہے تھے۔ چونکہ جب آپکے نزدیک سب کے سب صحابہ نعوذ باللہ بدوں تین چار آدمیوں کے مرتد ہو گئے تھے۔ تو پھر یہ واقعہ کیونکر ہوا اگر شیعہ کہیں کہ وہ خلافت کے جھگڑے میں تھے تو خادم شریعت کہتا ہے۔ کہ جب خلافت کا فیصلہ ہو چکا تھا تب تجہیز و تکفین کی تجویز ہوئی تھی۔ تا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنازہ وغیرہ میں کسی طرح کی بے انتظامی واقعہ نہ ہو۔ دیکھو کتب تواریخ فقط۔

سوال۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی عورتوں سے نکاح کیا۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ تین صد عورتوں سے انہوں نے نکاح کیا ہے۔ اور اگر واقعی یہ بات سچ ہے تو کثرت تزویج کی وجہ کیا ہے۔ کتب شیعہ سے جواب دو:۔

الجواب۔ خادم شریعت اسکا جواب دینا کئی وجہ سے پسند تو نہیں رکھتا لیکن سائل کی دلشکنی

بھی متصور نہیں کرتا۔ اور ناظرین انصاف پسند کو بھی شیعان کی محبت اہلبیت کا اندازہ لگ جائیگا۔ دیکھو
کتاب شیعہ معتبر جلاء العیون مترجم جلد اول صفحہ ۳۴۴ میں باینطور لکھا ہے۔ کہ امام حسن علیہ السلام نے
دوسو پچاس اور بروایت دیگر تین سو عورتوں سے نکاح کیا۔ یہانتک کہ جناب امیر نے منبر پر فرمایا۔
کہ میرا فرزند حسن مطلاق یعنی زیادہ طلاق دینے والا ہے۔ اپنی دختروں کو اوس سے تزویج نہ کرو الخ
اور سبب کثرت تزویج کا بدوں ان الفاظ کے کتب شیعہ سے خادم کو نہیں ملا۔ وہو ہذا۔
کہ امام حسن و مروان کی آپس میں کچھ گفتگو ہوئی اور اس اثنا میں مروان نے کہا۔ کہ تم بنی ہاشم
میں ایک خصلت بد یہ ہے۔ کہ خواہش جماع زیادہ رکھتے ہو۔ امام حسن نے فرمایا۔ کہ خواہش
ہماری عورتوں سے سلب کیگئی اور مردوں میں اضافہ ہوئی۔ اور تمہاری مردوں سے علیحدہ
کرکے تمہاری عورتوں میں دیگئی ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ زن اُمویہ سوائے مرد ہاشمی
دوسرے سے سیراب نہیں ہوتی۔ من عینہ۔ دیکھو کتاب شیعہ معتبر جلاء العیون مترجم صفحہ ۳۲۷
جلد اول مطبوعہ شاہی لکھنؤ۔ فائدہ ناظرین یاد رکھیں کہ یہ تہذیب و عزت ان شیعان
[redacted] ہے۔ جو انکے وجود پاک میں بھری ہوئی ہے خدا کی پناہ ایسے محبان سے
دیکھو انکی ایک اور روایت جو کہ نہایت ہی دلشکن اور زہر سے بھری ہوئی ہے کتاب جلاء العیون
صفحہ ۱۴۸ جلد اول میں بایں الفاظ مسطور ہے۔ کہ جب ارادہ تزویج فاطمہ ہمراہ علی ہوا جناب
فاطمہ سے پوشیدہ حضرت نے بیان کیا جناب فاطمہ نے کہا میرا اختیار آپکو ہے۔ ولیکن زنان
قریش کہتی ہیں۔ کہ علی بزرگ شکم اور بلند دست ہیں اور بندہا ہے استخواں گندہ ہیں آگے
سر کے بال نہیں آنکھیں بڑی ہیں اور ہمیشہ خندہ دہان و مفلس ہیں۔ من عینہ۔
فائدہ اب ناظرین اس روایت شیعہ کا خود نتیجہ نکال لیں خادم شریعت کو اسکا نتیجہ ظاہر
کرنے سے سخت شرم آتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے راہنما ہیں اور ہم انکے تابعدار ہیں۔ اُن کا
شان اس سے بعید بلکہ ابعد ہے۔ یہ شیعوں کو ہی مبارک رہے۔ فقط۔ تمت بالخیر۔

فروخت کیلئے کتابیں

سلطان الفقہ المعروف فتاویٰ نظامیہ کی گیارہ جلدیں جسمیں تمام مسائل عبادات و معاملات مثل طلاق و نکاح و اسقاط و استمداد و چہلم و گیارہویں و ہر طرح کے مسائل کو بدلائل قاطع قرآن مجید و احادیث شریف سے ثابت کیا گیا ہے اسکی موجودگی میں کسی مفتی و عالم سے فیس دیکر فتویٰ طلب کرنیکی ضرورت نہیں رہتی۔ اور علاوہ ازیں تمام مذاہب مرزائی چکڑالوی و عیسائی و شیعہ کا بھی بطریق سوال و جواب بڑی شائستگی سے مع اصل عبارات کتب بحوالہ صفحہ و سطر تردید کیگئی ہے زبان سلیس اردو عام فہم ہے۔ ایسا جامع فتاویٰ دنیا بھر میں نہیں مل سکتا۔ غرضیکہ ہر طرح کے مسائل موجود ہیں۔ لہذا اسکا رکھنا ہر مومن کو واجب ہے۔ خاصکر اماماں مساجد و مناظرین و واعظین و وکیلوں کو نہایت ضروری ہے۔ قیمت گیارہ جلدیں للعہ علاوہ محصولڈاک قیمت فی جلد ۸ر

حقیقت مذہب شیعہ چار جلد مع حقیقت مذہب شیعہ فی جواب مذہب حنفیہ :۔ اسمیں تمام مسائل و عقائد شیعہ مذہب کے درج ہیں اور انکے تمام اعتراضات کے جواب انہیں کی کتابوں سے دیئے گئے ہیں قیمت عہ ر

قیمت	
بم کا گولہ بر رافضی ٹولہ۔	۱ر
رسالہ داڑھی۔ اسمیں یکصد دلیل داڑھی کے رکھنے اور مونچھوں کے کترانے پر شاید ہیں۔	۲ر
عقائد علمائے دیوبند۔ اسمیں انکے عقائد و مسائل دیکھکر جواب بدلائل قاطع دیا گیا ہے	۱ر
شرح گنج الاسرار مع اصل و ترجمہ اردو۔ تصنیف حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	۴ر
شرح رسالہ روحی۔ تصنیف حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	۲ر
شرح کلید توحید مع اصل فارسی شرح اردو	۴ر

	قیمت
دیوان کلاں صحیح مع ترجمہ لفظی سلطان باہو رحمۃ اللہ	۴ر
شرح عین الفقر حصہ اول باقی زیر طبع	۱۲ر
قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی۔	۲ر
کشف المغیبات۔ للنبی علیہ الصلوٰۃ	۲ر
ظل الغمام فی عدم جواز فاتحہ خلف الامام	۲ر
اصلاح الطالبین۔	۲ر
سیف النعمان علی اہل الطغیان	۱ر
قہر کبریائی بر قلعہ ثنائی	۱ر
تفسیر سورۃ مزمل نور مکمل۔	۸ر

نوٹ: خریداران کو واضح ہو کہ ایک روپیہ سے کم وی پی نہ ہوگا

خوشخبری:۔ اہل اسلام کو واضح ہو کہ اگر کوئی وہابی شیعہ مرزائی آپکو ستائے اور چیلنج دیوے تو فوراً مولانا مولوی محمد نظام الدین صاحب ملتانی کو۔ منتظم جلسہ طلب کریں مولوی صاحب موصوف انکے ساتھ ہر وقت مناظرہ کرنیکو تیار ہیں۔ اگر نہ ہو سکے تو انکی مشہور کتب منگا کر مخالفین کو جواب دیں۔

پتہ:۔ خادم شریعت محمد نظام الدین ملتانی حنفی وزیرآباد